REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDR-5.

جلد ۳۲ — شمارہ ۲۶

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۸۰ روپے
فی پرچہ ۷۰ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN. 143516

۱۸ رمضان ۱۴۰۳ھ — ۳۰ احسان ۱۳۶۲ ہش — ۳۰ جون ۱۹۸۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۹ احسان (جون)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل مورخہ ۲۸ جون کو ربوہ سے قادیان پہنچنے والے مہمانوں کی زبانی ملنے والی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ:-

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔" الحمد للہ۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۹ احسان (جون)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ ثم الحمد للہ۔

● رمضان المبارک میں بعد نمازِ عصر درسِ قرآن مجید کے سلسلہ میں محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ کا تین روزہ درس مکمل ہو جانے کے بعد مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مدرس مدرسہ احمدیہ اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر مدرس مدرسہ احمدیہ نے دو دو روز درس دینے کی سعادت حاصل کی۔ آج مورخہ ۲۶ جون ۸۳ء سے محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ یہ سعادت حاصل کر رہے ہیں ——!!

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انوارِ سماوی کی پیشوائی کے لئے روزے رکھنا سنتِ خاندانِ نبوت ہے

روزہ کے عجائبات میں بڑے لطیفہ مکاشفات میرے تجربہ میں آئے

"........ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ "کسی قدر روزے انوارِ سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنتِ خاندانِ نبوت ہے۔" اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ میں اس سنتِ اہلِ بیتِ رسالت کو بجالاؤں۔ سو میں نے کچھ مدت تک التزامِ صوم کو مناسب سمجھا۔ مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اس امر کو مخفی طور پر بجالانا بہتر ہے۔ پس میں نے یہ طریق اختیار کیا کہ گھر سے مردانہ نشست گاہ میں اپنا کھانا منگواتا۔ اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچوں کو جن کو میں نے پہلے سے تجویز کر کے وقت پر حاضری کے لئے تاکید کر دی تھی دے دیتا۔ اور اس طرح تمام دن روزہ میں گذارتا۔ اور بجز خدا تعالیٰ کے ان روزوں کی کسی کو خبر نہ تھی۔ پھر دو تین ہفتہ کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ ایسے روزوں سے جو ایک وقت میں پیٹ بھر کر روٹی کھا لیتا ہوں مجھے کچھ بھی تکلیف نہیں بہتر ہے کہ کسی قدر کھانے کو کم کروں۔ سو میں اس روز سے کھانے کو کم کرتا گیا یہاں تک کہ میں تمام رات دن میں صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تھا۔ اور اسی طرح میں کھانے کو کم کرتا گیا۔ یہاں تک کہ شاید صرف چند تولہ روٹی میں سے آٹھ پہر کے بعد میری غذا تھی۔ غالباً آٹھ یا نو ماہ تک میں نے ایسا ہی کیا۔ اور باوجود اس قدر قلتِ غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہیں کر سکتا خدا تعالیٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا اور اس قسم کے روزہ کے عجائبات میں سے جو میرے تجربہ میں آئے وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اس زمانہ میں میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گذشتہ نبیوں کی ملاقاتیں ہوئیں اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیاء اس امت میں گذر چکے ہیں ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معہ حسنین و علی رضی اللہ عنہ و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا۔ اور یہ خواب نہ تھی بلکہ ایک بیداری کی قسم تھی۔ غرض اسی طرح کئی مقدس لوگوں کی ملاقاتیں ہوئیں جن کا ذکر کرنا موجبِ تطویل ہے اور علاوہ اس کے انوارِ روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستونِ سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستاں طور پر نظر آتے تھے جن کا بیان کرنا بالکل طاقتِ تحریر سے باہر ہے۔ وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے جن میں سے بعض چمکدار سفید اور بعض سبز اور بعض سرخ تھے ان کو دل سے ایسا تعلق تھا کہ ان کو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہنچتا تھا۔ اور دنیا میں کوئی بھی ایسی لذت نہیں ہو گی جیسا کہ ان کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی۔"

(کتاب البریہ حاشیہ صفحہ ۱۹۵-۲۰۱)

احبابِ جماعت کے لئے

روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمی روحانی منصوبے کی کامیابی کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے احبابِ جماعت کے لئے دعاؤں اور عبادت کا ایک خاص پروگرام تجویز فرمایا جو درج ذیل ہے:-

۱۔ جماعت کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احبابِ جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

۲۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لیکر نمازِ فجر سے پہلے تک یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

۳۔ کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ کی دعا غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

۴۔ درود شریف اور تسبیح و تحمید (سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد وآل محمد) نیز استغفار کا ورد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔

۵۔ مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:- (۱) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔ (۲) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

۶۔ ان کے علاوہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساڑی مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

[illegible] پرنٹر و پبلشر نے [illegible] پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا [illegible]

قرآنی الفاظ میں — روزوں کے احکام

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا (اسی طرح) فرض کیا گیا ہے جس طرح اُن لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تاکہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

(تم روزے رکھو) چند گنتی کے دن۔ اور تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو (اسے) اور دنوں میں تعداد (پوری کرنی) ہوگی۔ اور ان لوگوں پر جو اس (یعنی روزہ) کی طاقت نہ رکھتے ہوں (بطور فدیہ) ایک مسکین کا کھانا دینا (بشرط استطاعت) واجب ہے۔ اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو یہ اس کے لئے بہتر ہوگا۔ اور اگر تم علم رکھتے ہو (تو سمجھ سکتے ہو کہ) تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ؗ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس کے بارہ میں قرآن (کریم) نازل کیا گیا ہے۔ (وہ قرآن) جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت (بنا کر بھیجا گیا) ہے۔ اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے۔ (ایسے دلائل) جو ہدایت پیدا کرتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی (قرآن میں) نشانِ الٰہی بھی ہیں۔ اس لئے تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو (اس حال میں) دیکھے (کہ نہ مریض ہو نہ مسافر) اُسے چاہیئے کہ وہ اس کے روزے رکھے۔ اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اس پر اور دنوں میں تعداد (پوری کرنی واجب) ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا۔ اور یہ حکم (اس نے اس لئے دیا ہے کہ تم تنگی میں نہ پڑو۔ اور) تاکہ تم تعداد کو پورا کر لو اور اس (بات) پر اللہ کی بڑائی کرو کہ اس نے تم کو ہدایت دی ہے۔ اور تاکہ تم (اس کے) شکرگزار بنو۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝

اور (اے رسول) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تو جواب دے کہ) میں (ان کے) پاس (ہی) ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ وہ (دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں۔ اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ

اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہیں صبح کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے۔ اس کے بعد (صبح سے) رات تک روزوں کی تکمیل کرو۔

(سورۃ البقرہ ع ۲۳ آیات نمبر ۱۸۴ تا ۱۸۸)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم حامد احمد صاحب مقیم دہلی کو بتاریخ ۹-۶-۸۳ پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام " کاشف احمد " تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوت و تبلیغ کا پوتا اور مکرم عبدالسمیع خان صاحب آف بنارس کا نواسہ ہے۔ محترم مولانا صاحب موصوف نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مبلغ دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہُ اللہ خیرا۔ قارئین بدر سے عزیز نومولود کے نیک، صالح و خادمِ دین ہونے اور درازیٔ عمر اور بلندیٔ اقبال کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

ساقیٔ کوثرؐ کا تھا محبوب وہ فرزندِ جلیل!

بندۂ رحمان و ربّ و خالقِ ہر انس و جاں
عاشقِ کامل جنابِ خاتمِ پیغمبراں

الفِ آخر کا مجدد، دینِ حق کا پہلواں
تھا مثیلِ ابنِ مریم، مہدیٔ آخر زماں

جس پہ بھیجا ہے رسول اللہؐ نے اپنا سلام
ہیں ملائک دم بخود دیکھا جو اُس کا احترام

ساقیٔ کوثرؐ کا تھا محبوب و فرزندِ جلیل
انبیاءِ سابقین کا تھا وہ اک نقشِ جمیل

خود خدائے کُن فکاں اس کا تھا حامی اور کفیل
جو اٹھے اس کے مقابل ہو گئے خوار و ذلیل

تھا مجسم قدرتِ حق وہ عَلَم اسلام ...
تھا فرازِ آسماں پر آیتِ ربِّ ...

آسماں نے دی شہادت ہے وہ دیں کا راز تھا
اور زمیں نے دی گواہی ہے وہ ... تھا

چہرہ وہ گم گشتہ دیکھا جو روئے خوش تھا
جس سے حق ذاتِ باری کا ... جلوہ تھا

اُس کی بعثت سے ہوئی تصدیق فرمانِ نبیؐ
قلبِ مومن میں بڑھی توقیر عرفانِ نبیؐ

بزمِ امکاں میں جب ہوتا ہے طلوعِ آفتاب
جس کی تابش سے ہے اٹھتی ظلمتِ شب کی نقاب

شدتِ گرمی سے ہوتے ہیں پریشاں شیخ و شاب
فضلِ حق سے دافعِ آلام بنتا ہے سحاب

شخصیت نے اُس کی ایسا حشر برپا کر دیا
صورِ اسرافیل نے مُردوں کو زندہ کر دیا

گلستانِ اسلام کا تھا موردِ فصلِ خزاں
آخری دم لے رہی تھی ملتِ اسلامیاں

بڑھ گئی تھیں حد سے ہر ظالم کی چیرہ دستیاں
دینِ حق مہماں چند روزہ بن رہا تھا بے گماں

دیکھ کر یہ ضعفِ دیں مومن ہوئے تھے بے قرار
کر رہے تھے مضطرب دل سے مسیحؑ کا انتظار

فردِ امت کا ہوا ایسا عجب سا حالِ زار
پیش ڈالا تھا انہیں یوں انقلابِ روزگار

مضمحل چہرے نظر پژمردہ سینہ داغدار
چھوڑ کر ہمت بنے مایوسیوں کا دستکار

حالیؔ و اقبالؔ اس ادبار پر ہیں نوحہ خواں
اہلِ درد اس حالِ ابتر پر ہوئے ماتم کناں

وہ خدائے خالقِ ارواح و اجسامِ جہاں
طاقت و قدرت ہے جس کی بیروں از وہم و گماں

خود "انا الموجود" کہہ کر دیتا ہے اپنا نشاں
کہہ کے "کُن" پیدا کئے جس نے زمین و آسماں

جو حقیقی ہے محافظ مذہبِ اسلام کا
وقت پر اُس نے علاجِ ضعفِ دیں نازل کیا

حضرت مرزا غلام احمدؑ ہی وہ موعود ہے
جس کے پیکر میں مسیحؑ کا ہر نشاں مشہود ہے

گندمی رنگ، درمیاں قد، فرق مو موجود ہے
منکروں کی عقل شاید ہو گئی مفقود ہے

کوہ و ہاموں، بحر و بر پر حکمراں دجال تھا
یہ مسیحؑ" اُس کے لئے سامانِ استیصال تھا

مالکِ ہر کون و مکاں کا جب کہ یہ ایما ہوا
بعد اس کے وعدۂ استخلاف کا پورا ہوا

نور دیںؓ، فضلِ عمرؓ اور ناصرِ دیںؒ باصفا
جانشیں اس کے بنے از فضل و لطفِ کبریا

اب خلیفہ اس کا ہے وہ حضرتِ صاحبِ قِراں
موردِ الطافِ خلاق و خدائے کُن فکاں

ہے رسولِ ہاشمیؐ کا وہ غلام ابنِ غلام
دستِ پاکیزہ میں اُس کے ہے امامت کی زمام

ظاہر و باطن میں طاہر اور طیب لاکلام
شہپرِ جبریلؑ اس پر سایہ گستر ہے مدام

اس نے کھولا پیڈرو آباد میں مسجد کا در
جس کے کھلنے سے کھلا فضلِ خداوندی کا در

ہے خلافت ہی سے قائم سوز و سازِ زندگی
ہے خلافت مومنوں کی وجہ نازِ زندگی

ہے اسی کے دم سے روشن یہ چراغِ زندگی
وقف ہو اس کے لئے سوز و گدازِ زندگی

ہو خلافت کی وفاداری ہی مقصودِ حیات
ہے اسی نکتے پہ دیں کی کامرانی کا ثبات

سید ادریس احمد عاجز کرمانی۔ ربوہ۔

خطبہ جمعہ

جسے بھی دعوتِ الی اللہ کرنا ہے اس کیلئے لازم ہے کہ پہلے وہ اپنے رب کو پائے اور اس سے تعلق قائم کرے

اگر عملِ صالح کی شرط پر عمل نہ ہو رہا ہو تو دعوت الی اللہ کامیاب ثابت نہیں ہوتی۔ عملِ صالح کی توفیق خدا کو پانے کے نتیجہ ہی میں ملتی ہے!

اگر تم خدا کو پا چکے ہو تو تم اس لائق ہو کہ دنیا کو خدا کی طرف بلاؤ اور اتنی زیادہ تمہیں کوئی ضرورت نہیں۔ ابھی پہلے خدا کو تو پیدا کرو

خدا کرے کہ ہر احمدی ایسا پاک نفس داعی الی اللہ بن جائے جس کی باتوں میں اثر، قوتِ قدسیہ اور آواز میں صداقت کی شوکت ہو!

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۱۱ امان ۱۳۶۲ ہش مطابق ۱۱ مارچ ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ۔

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

قرآن کریم نے جہاں اللہ کی طرف بلانے کی ہدایت فرمائی ہے وہاں جو ترتیب قائم فرمائی اس میں ایک بہت ہی گہری حکمت پوشیدہ ہے۔ اس حکمت سے مراد عددی طور پر ایک حکمت نہیں بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اس میں

حکمت کا ایک سمندر

مخفی ہے۔ اس پر جتنا غور کرتے چلے جائیں انسانی حکمت کے لئے مزید روشنی کی راہیں کھلتی چلی جاتی ہیں۔

یہ ایک عجیب بات ہے کہ سب سے پہلے اللہ کی طرف بلانے کا حکم دیا اور اس میں کسی مذہب کا نام نہیں لیا۔ پھر عملِ صالح کی تلقین فرمائی۔ تب بھی کسی مذہب کا نام بیچ میں نہیں آتا۔ آخر پر فرمایا کہ ان دو شرطوں کو پورا کرنے کے بعد یہ کہو کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

پس ان بہت سی حکمتوں میں سے جو اس ترتیب میں پوشیدہ ہیں ایک یہ ہے کہ اللہ کا تصور ایک ایسا تصور ہے جس کی طرف بلانے کے نتیجہ میں جائز طور پر غصہ کی کوئی وجہ نہیں بنتی۔

دنیا کو مذہبی لحاظ سے آپ دو بڑے حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ ایک وہ جو خدا کے قائل ہیں اور دوسرے وہ جو خدا کے قائل نہیں۔ جو لوگ خدا کے قائل ہیں ان کو اگر یہ کہا جائے کہ تم سچے خدا کی طرف آ جاؤ تو اس میں غصہ کی کونسی بات ہے۔ اکثریت کا کوئی نام ہی نہیں ہے۔ اور جو خدا کے قائل نہیں ہیں اگر خدا کی طرف بلانے پر ان کو کسی مذہب کی طرف بلایا جائے تو نہایت ہی لغو عمل ہوگا اور ساری بحث ایسے حق اور بے حقیقت۔ اس لئے جو دہریہ ہو اس سے تو اس بات ہی خدا کی ہستی سے شروع کرنی پڑتی ہے۔

پس دونوں پہلوؤں سے

نہایت ہی پُرحکمت کلام

ہے۔ فرمایا اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ اپنے رب کی طرف بلاؤ۔ دوسری جگہ فرمایا اللہ کی طرف بلاؤ۔ مذہبی تقسیمیں بعد میں آئیں گی۔ اور وہ جب آئیں گی تو پھر اس کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ روشنی ڈالے گا کہ کس طرح اس معاملہ میں گفتگو کرنی ہے۔ لیکن پہلے جہاں اللہ کی طرف بلانے کا حکم ہے وہاں اس پر مزید غور کرنا چاہیئے کہ اس میں اور کیا حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ اور اللہ کی طرف بلانے کا اور کیا طریق ہے۔

مذاہب کے درمیان اللہ ایک قدر مشترک ہے۔ اور وہ پہلا اور آخری مقصد ہے جس کی طرف ہر مذہب بلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بات مقصد سے شروع کرو اگر تم مذاہب کے ناموں کی تقسیم میں پڑ جاؤ گے، فرقہ بازی میں مبتلا ہو جاؤ گے تو اتنی الجھنیں پیدا ہو سکتی ہیں اور بحث اتنی طویل ہو سکتی ہے کہ ہو سکتا ہے کہ ایک انسان کی نسل تو کیا انسانوں کی ایک پوری نسل تحقیق اور جستجو میں منہمک رہے اور پھر بھی وہ کسی مقصد کو نہ پا سکے۔

دیکھئے دنیا میں مذاہب کی فہرست کتنی طویل ہے۔ وہ جو مر چکے ہیں ان کے بھی آثار باقیہ ابھی تک ملتے ہیں۔ اور جو زندہ سمجھے جاتے ہیں یعنی جن کو دنیا کی اصطلاح میں زندہ کہا جاتا ہے وہ بھی ایک بہت بڑی تعداد میں دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ پھر ان کے اتنے فرقے ہیں کہ ان کی فہرستیں پڑھتے پڑھتے بھی خاصا وقت لگ جاتا ہے۔ سینکڑوں فرقے تو صرف عیسائیت کے ہیں۔ اور پھر ان فرقوں کو آگے تقسیم کیا جائے تو ایک ہی فرقے میں متفرق ٹولیاں لوگ اس کثرت سے ملتے ہیں کہ ان کی گنتی ممکن نہیں۔ اور پھر یہ مذاہب مختلف ملکوں میں مختلف زبانیں بولنے والے علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ ان کے علم کی کتابیں کچھ معروف ہیں اور کچھ غیر معروف بلکہ ایسی زبانوں میں جن کو دنیا کے اکثر انسان سمجھ ہی نہیں سکتے۔ پس اگر یہ کہہ کر بلانا شروع کیا جائے کہ ہمارے مذہب کی طرف آؤ۔ ہمارا مذہب سچا ہے اور پھر علمی جستجو کے تحت انسان کو سچائی کی تلاش کرنے کی دعوت دی جائے تو یہ

تحقیق کا ایک لامتناہی سلسلہ

ہے جو کسی کنارے پر کبھی نہیں پہنچ سکتا۔ بات ختم ہی نہیں ہوگی۔ جب ایک زبان میں سے کچھ سمجھا دیں تو پھر بھی ایسی بہت سی زبانیں پڑی ہیں جن کے اندر بہت سے مذاہب کے علوم چھپے پڑے ہیں۔ یہ یقین پیدا ہو ہی نہیں سکتا کہ ان مذاہب میں جو باتیں ہیں وہ کیوں درست نہیں۔ یا یہ درست ہیں۔ اس کے بعد پھر بات کی گئی۔ سیدھی بات کی گئی ہے اور اس کو بیان فرمایا گیا کہ اصل مسئلہ اللہ ہے۔ باقی سب رستوں کی تفصیلیں اور یہ تعلیمات کے جھگڑے ہیں کیوں ہیں۔ کس طرف بلانے کے لئے ہیں۔ صرف اللہ کی طرف بلانے کے لئے ہیں۔ اس کے سوا انسان کو مذہب میں دلچسپی ہو ہی نہیں سکتی۔ انسان کو کیا مصیبت پڑی ہے کہ وہ وید کو مانے یا قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرے یا بائیبل کی مشکل تعلیمات پر قدم مارے یا اور مذاہب کے پیچھے لگ کر اپنی زندگی کو مختلف قسم کی تعلیمات کی رُو سے کرو یا نہ کرو کے جھگڑوں میں مقید کرے۔ یہ تو دائمی بات لگتی ہے۔ اگر اس کا وہ مقصد نہیں جو قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ یعنی اللہ کی طرف بلانے کا کیونکہ خالق ہے۔ اس کی مخلوق کو ایک فطری تعلق ہے۔ اور خالق کی طرف جانے کے لئے انسان کی فطرت میں ایک ایسی طبعی تمنا گوندھی گئی ہے جس کو قرآن کریم اس طرح بیان فرماتا ہے کہ ہم نے انسان سے پوچھا (اس کی تخلیق سے بھی پہلے) کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ قَالُوْا بَلٰی، روحوں نے کہا کہ ہاں تو ہمارا رب ہے۔

پس مخلوق کو خالق سے ایک فطری تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ اور خالق کو بھی اپنی مخلوق سے ایک طبعی محبت ہوتی ہے۔ بیچ میں اور کوئی رشتہ باقی نہیں رہتا۔ اس لئے فرمایا اپنے خالق کی طرف لوگوں کو بلاؤ۔ جو لوگ خدا کی ہستی کے قائل ہیں ان کو تو خدا چاہیئے جہاں بھی ملے اور جس نام پر ملے ہاں تمہیں یہ بتانا پڑے گا کہ خدا تمہارے پاس ہے اور دوسرے لوگ

جو خدا کی ہستی کے قائل نہیں ہیں اُن کے ساتھ مذہب کی بات چل نہیں سکتی جب تک ان کو پہلے یہ نہ بتاؤ کہ خُدا موجود ہے۔ اور اس کے ماننے کے لئے ان کے دل میں ایک تمنّا ایک خواہش، ایک ضرورت پیدا نہ کر دو۔

اس تعلیم کا جیسے کہ میں نے بیان کیا تھا ایک طبعی فائدہ یا

ایک قدرتی نتیجہ یہ نکلتا ہے

کہ اس سے کسی نفرت کا بیج نہیں بویا جاتا۔ اِسی لئے فرمایا مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا اس سے زیادہ حسین قول اور کونسا ہو سکتا ہے کہ اللہ کی طرف بُلا رہے ہو۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ اسی اللہ کی طرف بُلانے کے نتیجہ میں دُنیا میں اتنے فساد ہوئے ہیں، اتنی لڑائیاں ہوئی ہیں، اتنے مظالم ہوئے ہیں، اتنے گھر جلائے گئے ہیں، اتنے بچے یتیم کئے گئے ہیں، اتنی عورتوں کے سُہاگ لُٹ گئے اور دُنیا میں اتنے دُکھ پھیلے ہیں کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ کوئی منطقی اور کوئی معقول وجہ نظر نہیں آتی کہ اللہ کی طرف بُلانے کے نتیجہ میں دُنیا میں فساد پھیلیں۔ اس لئے اس پر غور کرنا چاہیئے کیونکہ آگے جاکر یہ آیات مُتنبّہ بھی کرتی ہیں اور صبر کی تعلیم بھی دیتی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ باوجود اس کے کہ تم اپنے خدا کی طرف پوری دیانتداری اور تقویٰ سے بلاؤ گے پھر بھی تمہاری مخالفتیں ہوں گی۔ ایسا کیوں ہوگا اس پر کچھ غور کرنا چاہیئے۔

اللہ ایک نعمت ہے۔ نعمت کی طرف بلانے کے نتیجہ میں لوگوں کو غصّہ تو نہیں آیا کرتا۔ ہاں نعمت کو اگر انسان اپنی ذات میں سمیٹ کر بیٹھ جائے اور اس پر قبضہ کرلے اور یہ کہدے کہ یہ نعمت کسی اور کے لئے نہیں ہے صرف میرے اور میرے عزیزوں کے لئے ہے تو پھر لازماً فساد پیدا ہوتا ہے۔ لیکن یہاں تو

دعویٰ کا آغاز

ہی یہ کہکر کیا گیا ہے کہ دُنیا کو اس نعمت کی طرف بُلاؤ۔ اور کہو یہ صرف ہماری ہی نہیں یہ تمہاری بھی ہے۔ یہ تمہارے اور ہمارے درمیان قدرِ مشترک ہے۔ ہم اکیلے اس کے حقدار نہیں ہیں۔ تم بھی آؤ اور اس میں شریک ہو جاؤ۔ اس اعلان کے بعد پھر فساد کیوں؟

اب آپ دیکھیں کہ امریکہ میں سونے کی کانوں کی تلاش ہوتی تھی بے شمار ٹولیوں کی ٹولیاں سونے کی تلاش میں نکل کھڑی ہوتی تھیں۔ جس کو سونا ملتا تھا وہ اس کو گھیر لیتا تھا۔ اس کے ارد گرد باڑیں بناتا تھا۔ اس پر قبضہ کر لیتا تھا۔ اس کے نتیجہ میں بڑے خون خرابے ہوئے۔ بڑے جھگڑے اور لڑائیاں ہوئیں۔ لیکن اس لئے نہیں کہ نہ پانے والوں نے پانے والوں کو مارا۔ پانے والا کبھی نہ پانے والے کو نہیں مارتا تھا۔ اور وجہ یہ تھی کہ پانے والے کو اس لئے مارا گیا کہ اس نے کسی اور کو شریک نہیں کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے تو بات ہی اس طرح شروع کی کہ اس میں فساد کی جڑ ہی کاٹ دی۔ فرمایا اللہ تمہیں مل گیا ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ مگر پہلے ہی دن سے اس کی طرف لوگوں کو بُلانا شروع کر دو۔ تاکہ حسد کی جو ایک نفرت اور بغض کی جو ایک وجہ پیدا ہو سکتی تھی وہ بھی زائل اور باطل ہو جائے۔ کہ ہمارا بھی رب ہے تم دارو نہیں ہیں۔ ہم اس پر ملکیت کے کوئی حقوق نہیں رکھتے۔ وہ تمہارا بھی ہو سکتا ہے جس طرح ہمارا بنا تھا۔ اب اس کے بعد کیا وجہ ہے پھر نفرت کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟

اگر غور کریں

تو ایک اور وجہ نظر آتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ نہ پانے والوں کے پاس نہ صرف یہ کہ خدا نہیں بلکہ وہ عملاً خدا کی ہستی کے قائل ہی نہیں رہتے۔ ان کو جب کسی خدا کے تصوّر کی طرف بلایا جاتا ہے تو وہ کچھ چیزوں سے محروم ہو جانے کے خیال سے ڈر جاتے ہیں۔ یعنی خدا کی نعمت پر راضی نہیں بلکہ خدا کے نام پر دُنیا کی اپنی سرداریوں پر راضی ہیں۔ خدا کی سرداری پر راضی نہیں۔ بلکہ خدا کے نام پر اپنی لیڈرشپ قائم کرنے کے نتیجہ میں وہ مطمئن ہیں۔ اُن کے لئے خدا بحیثیت نعمت کوئی وجود نہیں رکھتا بلکہ وہ نعمتیں اپنی ذات میں اہمیت رکھتی ہیں جو خدا کے نام پر دُنیا سے وہ حاصل کرتے ہیں۔ اور جب خدا کی طرف بلانے والے آتے ہیں تو وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ خدا کی نعمت تو فی ذاتہٖ کوئی چیز نہیں ہے۔ اس میں تو ہمیں کوئی دلچسپی نہیں۔ ہاں خدا کا نام لے کر یا خدا کا نام لینے والوں میں شمار کرنے کے نتیجہ میں دُنیا ہمیں نعمتیں عطا کرتی ہے۔ ہماری سرداریوں کو قبولیت ہے۔ نتیجۃً دُنیا ہمارے پیچھے چلتی ہے، اس

کی دولتیں ہماری راہ میں قربان کی جاتی ہیں۔ لیکن یہ بُلانے والا ایک ایسی فرضی نعمت کی طرف بُلا رہا ہے جس کے نتیجہ میں ہماری ٹھوس ظاہری دُنیاوی نعمتیں ہمارے ہاتھوں سے نکل جائیں گی۔

پس یہ وجہ ہے جو نفرت کا سبب بن جاتی ہے۔ سارے مذاہب کی تاریخ کا یہی خلاصہ بنتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب خدا کی طرف دُنیا کو بُلایا تو یہ تو نہیں فرمایا تھا کہ خدا تو صرف میرا ہے اور تمہارا نہیں ہے بلکہ یہ اعلان فرمایا تھا

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝ (الکہف آیت: ۱۱۱)

کہ اے بنی نوعِ انسان! میں تم پر کسی ایسی فضیلت کا دعویٰ نہیں کر سکتا نہ کرتا ہوں جو تمہیں حاصل نہیں ہو سکتی۔ میں بھی تو تمہاری طرح کا ایک بشر تھا۔ جسے وحی نے نور بنا دیا ہے۔ اور یہ وحی صرف میرے لئے مخصوص نہیں۔ خدا کے ہر بندہ کے لئے کھلی ہے۔ فرمایا

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ

یہ ایک کھلی دعوت ہے۔

ایک صلائے عام

ہے۔ جو شخص بھی اس عظیم الشان مقام کو پسند کرے اور جو بھی اسے مجھے دیکھ کر میری فضیلت کو پہچان کر اپنے رب کی طرف دوڑنا چاہے اور اس رب کو پانا چاہے جس کو میں نے حاصل کیا ہے اور اس کی لقاء کی تمنّا کرے فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا تو پھر وہ عمل صالح کرے تو خدا اسے مل جائے گا۔

دیکھئے یہاں معاً بعد پھر وہی عملِ صالح والا مضمون داخل کر دیا گیا ہے۔ پہلے بھی تو یہی فرمایا تھا مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا آپ نے یہ اعلان فرمایا تھا کہ سیدھا سادا رستہ ہے۔ تم بھی عمل صالح کرو۔ میں نے بھی تو عملِ صالح کے ذریعہ اپنے رب کو پایا تھا۔ اور تم بھی خدا کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ تمہیں بھی خدا اسی طرح مل جائے گا جس طرح مجھے ملا تھا۔ اب اس اعلان میں کوئی بھی غصہ کی وجہ تھی۔ اور کوئی بھی نفرت کی وجہ تھی۔ لیکن سارا عرب آپؐ کی جان کے، آپؐ کی عزت کے، آپؐ کے اموال کے، آپؐ کے اعزہ اور اقرباء کے درپے آزار ہو گیا۔ اس لئے کہ کچھ ان کے فرضی خدا تھے۔ اُن کو خداؤں میں دلچسپی نہیں تھی۔ اُن کو دلچسپی اُن دُنیاوی نعمتوں میں تھی جن کو وہ خدا کے نام پر دُنیا سے بٹورا کرتے تھے۔ اُن کو دلچسپی اُن نعمتوں میں تھی جو خدا کے نام پر اُن کے گرد اکٹھے ہوئے تھے۔ پس اگر حقیقی خدا ظاہر ہو جاتا اور دُنیا اُس خدا کی طرف مائل ہو جاتی تو دُنیا کی وہ نعمتیں اُن کے ہاتھ سے نکل جاتیں جو خدا کے نام پر اُنہوں نے اکٹھی کی تھیں۔ یا اکٹھی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ دُنیا میں خدا کے نام پر جب بھی بُلانے والوں کی مخالفت ہوئی ہے ہمیشہ اسی وجہ سے ہوئی ہے۔ دراصل بنیادی طور پر وہ قومیں دہریہ ہو چکی ہوتی ہیں۔ وہ قومیں مشرک ہو چکی ہوتی ہیں۔ اور جب یہ اعلان ہوتا ہے کہ ان سب مصنوعی خداؤں اور ان کی طرف منسوب ہونے والی نعمتوں کو چھوڑ کر

حقیقی خُدا کی طرف آجاؤ

تو انہیں اپنے ہاتھ سے کچھ چھوڑنا پڑتا ہے۔ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو انبیاءؑ کے گرد اکٹھے ہونے لگ جاتے ہیں۔ اور خدا کو پاکر ہر قربانی کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ لیکن وہ جن کے دل کی گہرائیوں میں دہریت ہو، جن کو حقیقی خدا پر ایمان نہ ہو۔ وہ پھر لازماً مخالفت کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم کھو تو دیں گے لیکن پائیں گے کچھ نہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی سب سے پہلے اسی قرآنی تعلیم کے مطابق دُنیا کو خدا کی طرف بلایا۔

رب کی طرف بُلانے میں ایک اور بھی حکمت پیشِ نظر ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ یہ ایک دولت ہے جس کو پا لینے کے بعد انسان تنہا اس سے لذّت یاب ہو ہی نہیں سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ دُنیا میں دو قسم کی نعمتیں ہیں۔ ایک وہ جن کے ختم ہونے کا خوف انسان کو لاحق ہو۔ اور دوسری وہ جو نہ ختم ہونے والی نعمت ہو۔ جن نعمتوں کے ختم ہونے کا خطرہ ہو اُن کے ارد گرد باڑیں بن جایا کرتی ہیں۔ اُن کے ارد گرد فصیلیں کھڑی ہو جایا کرتی ہیں۔ ان کے ارد گرد قانون حائل ہو جاتے ہیں۔ اور انسان چاہتا ہے کہ یہ میرے

اور میرے عزیزوں کے لئے محفوظ رہیں۔ اور بھوڑی بہت اپنی مرضی سے کبھی وہ اس دولت کو چھوڑ بھی دیتا ہے لیکن بالعموم اس میں شراکت کو پسند نہیں کرتا۔ لیکن اگر ایسی دولت ہو جس سے دُنیا بھی فیضیاب ہو سکے اور اس کی لذّتوں میں کبھی کوئی کمی نہ آ سکے تو یہ فطرت کا تقاضا ہے کہ اس کی طرف اُنگلیاں اُٹھتی رہیں۔ اس دولت کی طرف بلایا جاتا ہے اور مزہ پُورا نہیں آتا جب تک اَور شریک نہ ہو جائیں۔ آپ قانونِ قدرت کا کوئی حسین منظر دیکھ رہے ہوں۔ ساری دُنیا بھی اس کو دیکھے تب بھی آپ کی لذّت میں کمی نہیں آسکتی۔ اِسی طرح آپ اس منظر کے مالک رہیں گے۔ جس طرح باقی دُنیا مالک بنتی ہے۔ چنانچہ

فطرت کا تقاضا یہ ہے

کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو دکھانے کا مزہ آتا ہے۔ بعض دفعہ موٹر پر سفر کرتے ہوئے کوئی پیاری سی جگہ نظر آئے کسی بچے نے دیکھی ہو تو وہ ضد کرتا ہے کہ چلو بے شک واپس چلو لیکن وہ جگہ میں نے تمہیں ضرور دِکھانی ہے۔ کیوں دِکھانی ہے۔ اِس لئے کہ نعمت کو ایک دُوسرے کے ساتھ مشترکہ طور پر حاصل کرنے میں ایک لذّت ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اُس کا POSSESSION یعنی ملکیت ختم نہ ہو جائے۔ اُس کی اپنی ملکیت کے حقوق میں کوئی فرق نہ آجائے۔ اس شرط کے ساتھ آپ ہمیشہ دُنیا میں دوسروں کو نعمتوں میں شریک کرنے کی تمنا کرتے ہیں بلکہ مزہ ہی نہیں آتا جب تک دُوسرا شریک نہ ہو جائے۔ جب عید کا چاند نظر آتا ہے تو دیکھنے والا کس طرح بے قرار ہو جاتا ہے کہ باقی بھی دیکھیں۔ لوگوں کو پکڑ پکڑ کر دکھاتا ہے۔ ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر انگلیاں سیدھی کرتا ہے کہ وہ دیکھو وہ عید کا چاند ہے۔ اور اگر کوئی اور نہ دیکھے تو اس کو پُورا مزہ ہی نہیں آتا۔ اگر پیاسوں کا ایک قافلہ جا رہا ہو اور ایک آدمی کو اچانک اتنا پانی میسّر آجائے مثلاً میٹھے پانی کی ایک جھیل مل جائے جسے سارا قافلہ عمر بھر بھی پیتا رہے تو اس کو ختم نہ کر سکے، وہ تو بے قرار ہو کر اُن کو بلائے گا۔ کہے گا آؤ میٹھا پانی مل گیا ہے۔ اور اکیلے آپ کو پانی پینے کا مزہ نہ آئے گا جب تک کہ دوسرے بھی اس میں شریک نہ ہو جائیں۔

پس اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ میں اور مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ میں اس حکمت کی طرف بھی اشارہ فرمایا کہ اللہ کو پانے والے ایک ایسے خزانہ کو پا لیتے ہیں جو

نہ ختم ہونے والا خزانہ

ہے۔ ایک ایسی نعمت ہے جس پر کوئی زوال نہیں آسکتا۔ اور پھر تنہا اس سے لذّت یاب ہونے کو ان کا دل نہیں چاہتا۔ وہ بے قرار ہو جاتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ لوگ شریک ہوں اور اس سے ہم زیادہ سے زیادہ لطف اندوز ہوں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے بھی اسی حقیقت کے پیشِ نظر اور اِسی بُنیادی انسانی فطرت کے تقاضے سے اپنے رب کی طرف ان الفاظ میں بُلایا:-

"ہمارا بہشت ہمارا خُدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دِلوں میں بٹھا دُوں، کس دف سے میں بازاروں میں مُنادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سُننے کے لئے لوگوں کے کان کھُلیں۔" (کشتی نوح صفحہ ۳۰)

یہ فطرت کی سچی آواز ہے۔ ناممکن ہے کہ کسی نہ پانے والے کے دِل سے یہ کلمات نکلیں۔ اتنی بے اختیار سچائی ہے، اس میں ایسا وفورِ شوق ہے، ایسا بے اختیار جذبہ ہے کہ ہر وہ شخص جو انسانی فطرت پر ادنیٰ سی بھی نظر رکھتا ہے وہ صرف اس کلام کو پڑھنے کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی صداقت کا قائل ہو سکتا ہے اور اس خدا کی طرف دوڑنے کے لئے بے چین ہو جائے گا جس کی طرف بُلایا جا رہا ہے۔ ایک ایک لفظ سچائی میں ڈوبا ہُوا ہے۔ اور یہ طبعی نتیجہ ہے خدا کو پانے کا۔

دوسرے اگر خُدا کی طرف بُلانا ہے تو اس طبعی جذبہ سے مجبور ہو کر بُلاؤ کہ گویا تم نے اُسے پا لیا ہے۔ اور خُدا کو پانے کے بعد خُدا کی طرف جو بُلانا ہے اس سے آواز میں ایک اَور ہی شان پیدا ہو جاتی ہے۔ فرضی خدا کی طرف بُلانے والی آواز اَور ہوتی ہے۔ اور خُدا کو پا لینے کے بعد جو بُلانے والی آواز ہوتی ہے وہ اَور ہوتی ہے۔ اس کی بے قراری اَور ہو جاتی ہے، اس کی شدّت اَور ہو جاتی ہے۔ وہ آواز بن جاتی ہے جو ابھی آپ نے سُنی ہے۔ یعنی ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی آواز

جو سچائی سے معمُور اور حقیقت کی مظہر

ہے۔

پس اس کا مطلب یہ ہے کہ خُدا کو پائے بغیر اس کی طرف کسی کو نہیں بُلانا چاہیئے ورنہ تمہاری آواز جھُوٹی اور کھوکھلی ہو جائے گی۔ اس میں طاقت نہیں رہے گی۔ پانے والے اور نہ پانے والے کی آواز میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ ایک آواز کہتی ہے شیر آیا شیر آیا دوڑنا اور کوئی اس کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ اور ایک بے اختیار چیخ نکلتی ہے شیر! اور ابھی فقرہ پُورا بھی نہیں ہو پاتا کہ دُنیا اچانک اس کی طرف توجہ کرنے لگ جاتی ہے۔ ایک آواز کہتی ہے کہ یہاں بے حد دولتیں ہیں اور کوئی اس کی طرف کان ہی نہیں دھرتا۔ ایک آواز بے اختیار دُنیا کو کہتی ہے کہ یہاں میں نے سب پا لیا ہے، مجھے فلاں چیز حاصل ہو گئی ہے اور فلاں چیز حاصل ہو گئی ہے۔ تو اچانک دُنیا اس کی طرف دوڑنے لگتی ہے۔ ظاہری فقرہ اور الفاظ کی بناوٹ کے لحاظ سے آپ کو کوئی فرق نظر نہیں آئے گا۔ لیکن وہ کیا چیز ہے جو اِن آوازوں میں فرق ظاہر کرتی ہے۔ وہ نفس کی سچائی ہے یا نفس کی سچائی کا فقدان ہے۔ پس اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ میں اور مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اپنے ربّ کو پانے کے بعد

لوگوں کو دعوت اِلی اللہ دو

فرضی خدا کی طرف نہ بُلانا ورنہ کوئی بھی تمہاری آواز پر کان نہیں دھرے گا۔ ایک اور جگہ اس مضمون کو اِس طرح کھولا گیا کہ اگر تم فرضی خدا کی طرف بُلاؤ گے تو اس نام پر جب تکلیفیں تمہیں دی جائیں گی تو تم برداشت نہیں کر سکو گے۔ اور پھر تم پانے والوں میں نہیں رہو گے بلکہ کھونے والوں میں داخل ہو کر اس شعر کے مصداق بن جاؤ گے ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

لیکن اگر تم نے خُدا کو حقیقتاً پا لیا ہے تو اس کے بعد اس ہستی سے کوئی تمہیں جُدا نہیں کر سکتا۔ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَھَا پھر دُنیا کے سارے جبر اور ساری دُنیا کے افراد بھی تمہیں اپنے خُدا سے محروم نہیں کر سکیں گے۔ اور تمہیں اس بات سے باز نہیں رکھ سکیں گے کہ تم اپنے خُدا کی طرف لوگوں کو بُلاؤ۔ ایک اور جگہ فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا کہ وہ لوگ جو اللہ کی طرف بُلاتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارا ربّ اللہ ہے ثُمَّ اسْتَقَامُوْا پھر مصائب پر استقامت اختیار کرتے ہیں وہی ہیں جو اپنے دعویٰ میں سچے ہیں اور انہیں پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ تو معلوم ہُوا کہ بُلانے سے پہلے پانا ضروری ہے۔ ورنہ بُلانے کے نتیجہ میں جو مُصیبتیں نازل ہوتی ہیں اُن کو انسان برداشت نہیں کر سکتا۔ اور پھر جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے آواز میں نہ طاقت پیدا ہوتی ہے نہ شوکت پیدا ہوتی ہے اور نہ قوتِ قُدسیہ آتی ہے۔ دِلوں کو تبدیل نہیں کر سکتا۔ ایسا انسان جس نے خُدا کو پانے کے بغیر کسی کو اس کی طرف بُلایا ہو۔

پس جس نے بھی داعی اِلی اللہ بننا ہے اس کے لئے تو یہ لازم ہو جائے گا کہ پہلے وہ اپنے ربّ کو پائے اس سے ذاتی تعلق قائم کرے نہ کہ صرف جماعتی تعلق۔ ان دو چیزوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ کچھ لوگ وہ ہوتے ہیں جن کے متعلق پنجابی میں کہتے ہیں کہ جنجے چڑھ گئے۔ یعنی اُن کی باراتیں جاتی ہیں اور شادیاں ہو جاتی ہیں اور کچھ وہ ہوتے ہیں جنہوں نے صرف جنجے چڑھتے دیکھا ہوتا ہے۔ کہ ہاں کسی اَور کی بارات جا رہی تھی تو ہم نے بھی دیکھ لیا۔ اب ان دونوں میں تو

زمین و آسمان کا فرق

ہے۔ قرآنی تعلیم یہ ہے کہ تم جنجے چڑھو اور پھر بُلاؤ لوگوں کو اس نعمت کی طرف۔ یہ نہ کہو کہ ہم نے بھی دیکھا ہُوا ہے۔ ان کی آواز تو اسی طرح ہوتی ہے جیسے گیدڑوں کی آواز جن کے

متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ ایک گیدڑ بڑے زور سے اور بڑی تعلّی سے آواز بلند کرتا ہے کہ پدرم سلطان بود۔ میرا باپ بادشاہ تھا۔ تو سارے گیدڑ آگے سے جواب دیتے ہیں کہ تراچہ تراچہ۔ تراچہ (یہ آواز اسی قسم کی آتی ہے جب گیدڑ بولتے ہیں) کہ ہاں ہوگا بادشاہ، پر تجھے کیا۔ تجھے کیا، تُو تو بادشاہ نہیں۔ پس خدا کی طرف بلانے والے ایسے لوگوں کے ساتھ بھی یہی سلوک ہوگا۔ اگر انہوں نے خدا کو پایا نہ ہو اور صرف یہ کہتے ہوں کہ فلاں پر خدا نازل ہوا تھا اور فلاں سے خدا نے کلام کیا تھا۔ فلاں نے خدا کو پالیا تھا۔ اور فلاں نے خدا کو پالیا تھا۔ ایسے لوگوں کو دنیا یہی کہے گی کہ تراچہ۔ تراچہ۔ تراچہ۔ یعنی تجھے کیا۔ تجھے کیا۔ جب تُو نے خدا کو نہیں پایا تو تُو ہمیں کس طرح خدا سے ملا دے گا۔ جس نعمت کو تُو خود نہیں پا سکا تو ہمیں بلاتا ہے کہ ہمیں وہ نعمت دلوا دے گا یہ کتنی کھوکھلی اور بے معنی اور بے حقیقت آواز بن جاتی ہے لیکن کامیاب مبلغ کے لئے اس میں بے شمار حکمتوں کے پیغام ہیں۔ اس بات میں

حکمتوں کا ایک خزانہ

مخفی ہے کہ اللہ کی طرف بلاؤ۔ اور اسے پانے کے بعد بلاؤ۔ اس کا ثبوت کیا دیا، فرمایا وَعَمِلَ صَالِحًا۔ کیسا عجیب کلام ہے۔ کتنے تھوڑے لفظوں میں کیسی حیرت انگیز باتیں بیان فرما دیتا ہے۔ میں نے جو یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ یہ کہنا چاہتا ہے کہ خدا کی طرف بلاؤ اور اسے پانے کے بعد بلاؤ۔ بغیر اسے حاصل کئے نہیں بلانا۔ اس کا ثبوت کیا ہے اس کا ثبوت یہ ہے جو اگلا کلمہ بتا رہا ہے کہ حاصل شدہ نتیجہ کو پیش کرو۔ اور وہ کیا ہے وہ عَمِلَ صَالِحًا ہے۔ اگر خدا کو تم نے پایا ہے تو اس کا حسن تم میں بھی تو پیدا ہونا چاہیئے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ کو پالیا ہو اور اسی طرح بدصورت بدزیب، بے حقیقت، اور کریہہ المنظر انسان بنے رہو۔ اللہ تعالیٰ تو ایک عظیم الشان طاقت اور ایک حسین زندگی کا سرچشمہ ہے اس کو حاصل کرنے کے بعد زندگی کی علامتیں بھی تو ظاہر ہونی چاہئیں۔ آپ پیاسے لوگوں کو بلا رہے ہوں کہ ادھر آؤ پانی ہے۔ اور زبان سوکھی ہوئی ہو۔ ہونٹ خشک ہو۔ اور گلے سے آواز نہ نکلتی ہو تو کوئی کہے گا کہ میاں، تمہارے پاس پانی ہے تو تم خود ایک گھونٹ پانی کا کیوں نہیں پی لیتے۔

پس اگر لوگ خدا کی طرف بلائیں اور ان کے عمل صالح نہ ہوں تو دنیا یہ کہے گی کہ کس خدا کی طرف بلا رہے ہو؟ کیا تم اس خدا کی طرف بلا رہے ہو جس کے ماننے کے باوجود تمہارے اندر کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔ تم اسی طرح ظالم ہو۔ اسی طرح سفاک ہو۔ اسی طرح لوگوں کے حق مارتے ہو، اسی طرح جھگڑوں میں مبتلا ہو جس طرح دنیا جھگڑوں میں مبتلا ہے۔ عورتیں مردوں کے حقوق ادا نہیں کر رہیں۔ مرد عورتوں کے حقوق ادا نہیں کر رہے۔ بنی نوع انسان سے کوئی سچی ہمدردی نہیں ہے۔ کوئی بیمار ہو تو دل میں کچھ محسوس نہیں ہوتا۔ کوئی مصیبت میں مبتلا ہو تو اسے دور کرنے کی کوشش نہیں کی جاتی اور پھر کہتے ہیں کہ آؤ ہم تمہیں خدا کی طرف بلاتے ہیں۔ اگر خدا کی طرف بلانے والوں کا یہ حال ہے تو پھر نہ بلانے والوں سے فرق کیا ہے۔ ہم کیوں اپنی جگہ چھوڑ کر تمہارے ہاں آنے کی تکلیف کریں۔

غرض یہ اس بات کا طبعی نتیجہ ہے کہ اگر

عمل صالح کی شرط

پر عمل نہ ہو رہا ہو تو دعوت الی اللہ کامیاب ثابت نہیں ہوتی۔ عمل صالح یا اعمالِ صالحہ کا پیدا ہونا خدا کو حاصل کرنے کا نتیجہ ہے نہ کہ خدا کی طرف بلانے کا نتیجہ۔ یہ بات میں آپ پر کھولنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ خدا کی طرف بلاتے والے تو لاکھوں کروڑوں بلکہ اربوں ہونگے جن کے اعمال گندے ہیں۔ جن کا کردار گواہی دیتا ہے کہ انہوں نے اس ذات سے کچھ بھی حاصل نہیں کیا جس کی طرف بلا رہے ہیں۔ تو عمل صالح کی شرط سے وہ کیوں محروم ہیں اس لئے کہ وہ ایک خیالی خدا کی طرف بلا رہے ہیں۔ انہوں نے پایا کچھ نہیں۔ اگر پالیا ہوتا تو خدا ان کی ذات میں ظاہر ہو جاتا۔ ان کی ذات میں نظر آنے لگتا۔ خدا کو پانے والوں کا تو یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ یہ اعلان کرتے ہیں کہ ؎

سر سے لے کر پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں

یہ شوکت اور قوت خدا کو حاصل کئے بغیر پیدا نہیں ہوتی۔ اس سے داعی الی اللہ کے لئے دلیلیں سیکھنا بہت بعد کی بات ہے۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جی ہم انتظار کرتے ہیں کہ پہلے تبلیغی پاکٹ بُک چھپ جائے۔ پہلے فلاں علم ہمیں مل جائے۔ علم سیکھ لیں پھر خدا کی طرف بلائیں گے۔ تو ان بے چاروں کو علم نہیں کہ قرآن کریم نے تو اس بات سے ان کو شروع ہی میں آزاد کر دیا ہے۔ فرمایا ہے کہ اپنے ربّ کو پالو اور اس کو پانے کے آثار اپنے اندر ظاہر کر دو۔ پھر تم گویا پوری طرح مسلح ہو چکے ہو، ان تمام ہتھیاروں سے جو جہاد فی سبیل اللہ کے لئے ضروری ہیں۔ زادِ راہ تو تمہیں مل گیا۔ ہاں اس راہ میں آگے چل کر جو ضرورتیں ہوں گی وہ خدا تعالیٰ خود پوری کرتا چلا جائے گا۔ اور

یہ امر واقعہ ہے

کہ خدا کی راہ میں تقویٰ سے لیس ہو کر عمل صالح سے مزین ہونے کے بعد جن لوگوں نے جہاد شروع کیا وہ علم میں کبھی پیچھے نہیں رہے۔ بلکہ خدا خود ان کو علم عطا فرماتا ہے۔ اور علم صرف ظاہری طور پر کتابیں پڑھنے سے نہیں آتا۔ اصل علم وہ ہے جو خدا عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو دعوت الی اللہ دینے والوں میں سب سے ارفع و اعلیٰ مقام رکھتے تھے ظاہری طور پر ان پڑھ تھے۔ اگر تبلیغی جہاد کے لئے ظاہری علم اتنا ہی ضروری تھا تو پھر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعوت الی اللہ کا کام شروع ہی نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ پھر تو آپ پہلے تمام دنیا میں پھرتے اور اس وقت جو یونیورسٹیاں موجود تھیں ان میں تعلیم پاتے اور پھر اس مقام پر کھڑے ہوتے کہ اب میں تمہیں خدا کی طرف بلاتا ہوں۔ ہمارے آقا سیّد ولد آدم کو کسی ظاہری علم سے آراستہ نہیں کیا گیا۔ اس میں

ایک بہت بڑی حکمت

تھی اور وہ یہ کہ پھر کبھی قیامت تک کوئی انسان یہ نہ کہہ سکے کہ میں کس طرح داعی الی اللہ بن جاؤں مجھے تو ظاہری تعلیم حاصل نہیں۔ فرمایا جو سب دنیا کو علم سکھانے والا بنا اس نے دعوت الی اللہ کے سفر کا آغاز بغیر ظاہری تعلیم کے کیا۔ صرف ایک صفت اس میں تھی کہ وہ اپنے ربّ سے پیار کرتا تھا۔ اور اس کا ربّ اس سے پیار کرتا تھا۔ اس کے نتیجے میں سارے علوم کے چشمے اس پر کھول دیئے گئے۔ حالانکہ ظاہری علم کے زیور سے وہ آراستہ نہیں تھا۔

پس ایک یہ تعلیم بھی ہمیں اس میں مل گئی کہ یہ انتظار نہ کرو کہ تمہیں دنیا کے علوم حاصل ہو جائیں جو دنیا کی نظر میں علوم کہلاتے ہیں بلکہ اگر تم اپنے ربّ سے محبت رکھتے ہو اور خدا کو پا لیتے ہو اور محسوس کرتے ہو کہ ایک رفیق تمہیں مل چکا ہے جو ہمیشہ کا رفیق ہے جو سب رفیقوں سے بڑھ کر ہے۔ تو پھر تم اس لائق ہو کہ دنیا کو اس خدا کی طرف بلاؤ اس سے زیادہ تمہیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ضرورت ہوگی تو خدا خود وہ ضرورت پوری کر دے گا۔

غرض ان معنوں میں

آپ کو داعی الی اللہ بننا ہے

اس لئے پہلے کتابوں کی طرف توجہ نہ کریں۔ پہلے اپنے ربّ کریم کی طرف توجہ کریں۔ اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے تمام توجہ مبذول کریں۔ یقیناً ہر وہ احمدی جو اپنے دل میں مطمئن ہوتا چلا جا رہا ہے کہ میں ہر روز اپنے ربّ کی طرف سفر کر رہا ہوں اور میرا ربّ مجھ سے زیادہ تیزی کے ساتھ میری طرف بڑھ رہا ہے۔ وہ اس رستہ پر گامزن ہو چکا ہے جو کامیابی اور فلاح کا رستہ ہے۔ وہ اس رستہ پر گامزن ہو چکا ہے۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِر

کراچی میں

معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں ---!!

الرؤف جیولرز

۱۶ جوہر شیر پکا نیو مارکیٹ، حیدری، شمالی ناظم آباد - کراچی

(فون نمبر:- ۶۱۷۰۶۹)

جو کامیابی اور فلاح کا رستہ ہے وہ اس رستہ پر گامزن ہو چکا ہے۔ جہاں نہ تو کوئی غم ہوگا اور نہ کوئی خوف ہوگا۔ یہی وہ کامیاب داعی الی اللہ ہے جس کی آواز میں شوکت عطا کی جائے گی، جس کی آواز میں طاقت عطا کی جائے گی اور اسے قوت قدسیہ نصیب ہوگی اور وہ دیکھے گا کہ دنیا حیرت انگیز طور پر اس کی بات کو سنتی اور اس کی دعوت سے متاثر ہوتی ہے ورنہ لاکھوں بلکہ کروڑوں عالم ایسے گزرے ہیں جو عمر بھر ایک فرضی خدا کی طرف بلاتے رہے لیکن کسی نے ان کی آواز پر کان نہیں دھرا نہ ان کی اپنی زندگی سدھر سکی اور نہ وہ دوسروں کی زندگی کو سدھار سکے۔ اب آخر پر میں ایک ایسے داعی الی اللہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو تین روز قبل ہم سے جدا ہو گیا یعنی

حضرت مولوی محمد دین صاحبؓ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلی مرتبہ سنہ ۱۹۰۷ء میں وقفِ زندگی کی تحریک فرمائی یعنی لوگوں کو اس طرف بلایا کہ اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دیں اور دین کی نصرت کے لئے حاضر ہو جائیں۔ چنانچہ وہ تیرہ خوش نصیب جنہوں نے اس پہلی آواز پر لبیک کہا تھا ان میں ایک حضرت مولوی محمد دین صاحبؓ بھی تھے انہوں نے بڑی وفا کے ساتھ اس عہد کو نبھایا۔

۱۹۲۳ء میں آپ کو دعوت الی اللہ کے لئے امریکہ بھجوایا گیا۔ جہاں آپ ۱۹۲۵ء تک نہایت کامیابی کے ساتھ تبلیغی فرائض سرانجام دیتے رہے اور دعوت الی اللہ کا حق ادا کرتے رہے۔ لیکن ان دو تین سالوں کا کیا ذکر آپ تمام عمر ایک نہایت ہی پاک نفس، درویش صفت انسان کے طور پر زندہ رہے۔ کوئی انانیت نہیں تھی کوئی تکبر نہیں تھا ایسا مٹا ہوا وجود تھا جو خدا کی راہوں میں بچھ کر چلتا ہے۔ ذکر الٰہی سے ہمیشہ آپ کی زبان تر رہتی تھی۔ آخری سانس تک آپ داعی الی اللہ بنے رہے۔ بظاہر بستر پر پڑا ہوا ایک ایسا وجود تھا جو دنیا کی نگاہ میں ناکارہ ہو چکا تھا۔ مگر جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا تھا جب میں سپین سے واپس آیا اور حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو پہلی بات انہوں نے مجھے یہی کہی کہ میں سپین کے مشن کی کامیابی کے لئے اور آپ کے دورہ کی کامیابی کے لئے مسلسل دعائیں کرتا رہا ہوں۔ میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ کی دعائیں مجھے پہنچتی رہی ہیں اور میں ان کو خدا تعالیٰ کی رحمت اور فضلوں کی صورت میں آسمان سے برستا ہوا دیکھا کرتا تھا اور کون جانتا ہے کہ کتنا بڑا حصہ مولوی صاحب کا تھا اس کامیابی میں جو اس سفر کو نصیب ہوئی۔

پس داعی الی اللہ تو وہ ہوتا ہے کہ جب ایک دفعہ عہد کرتا ہے تو پھر عمر بھر اس عہد کو کامل وفا کے ساتھ نباہتا چلا جاتا ہے اور آخری سانس تک داعی الی اللہ بنا رہتا ہے پس ہمیں اس قسم کے داعی الی اللہ کی ضرورت ہے۔ ایک محمد دین اگر آج ہم سے جدا ہوتا ہے تو خدا کرے کہ لاکھوں کروڑوں محمد دین پیدا ہوں کیونکہ آج دنیا کو ایک یا دو یا سو یا ہزار محمد دین سے کامیابی نصیب نہیں ہو سکتی۔ دنیا کے تقاضے بہت وسیع ہیں اور دنیا کی بیماریاں بہت گہری ہو چکی ہیں اس لئے خدا کی طرف بلانے والے اور خدا کے نام پر شفا بخشنے والے لاکھوں اور کروڑوں کی ضرورت ہے۔

خدا کرے کہ ہر احمدی مرد اور ہر احمدی عورت ہر احمدی بچہ اور ہر احمدی بڈھا اس قسم کا ایک پاکباز اور پاک نفس داعی الی اللہ بن جائے جس کی باتوں میں قوتِ قدسیہ ہو جس کی آواز میں خدا تعالیٰ کی طرف سے صداقت اور حق کی شوکت عطا کی جائے جس کی بات کا انکار کرنا دنیا کے بس میں نہ رہے۔ اس کے دم میں خدا شفا رکھے اور وہ روحانی بیماریوں کی شفا کا موجب بنے۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔

حضرت حکیم دین محمد صاحب صحابیؓ کا انتقال!

افسوس! سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کے صحابی حضرت حکیم دین محمد صاحب پنشنر ملٹری اکاؤنٹس بعمر تقریباً ۹۸ سال مورخہ ۲۵/۵ کو ربوہ میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے کلاس فیلو ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔

دوسرے روز بعد نماز عصر سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر احباب نے شرکت کی۔ بعدہٗ آپ کی خواہش اور وصیت کے مطابق آپ کو بغیر تابوت کے بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب نے دعا کروائی۔

حضرت مرحوم محترم ملک صلاح الدین صاحب درویش مؤلف اصحاب احمد قادیان اور ان کے برادران ڈاکٹر ملک عطاء اللہ صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس حال لیبیا اور ملک برکت اللہ صاحب ایڈووکیٹ ضلع ساہیوال کے تایا۔ خالو۔ اور خسر تھے آپ کی دوسری اہلیہ محترمہ امۃ الکریم صاحبہ والدہ عزیزم طارق صاحب بھی زندہ ہیں۔ مرحوم کے پسماندگان میں ان کے بیٹے عزیزم اسمٰعیل احمد صاحب طارق۔ تین بیٹیاں۔ کئی نواسے نواسیاں اور پڑنواسے پڑنواسیاں ہیں ادارہ بدر اس سانحہ ارتحال پر تمام متعلقین سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعاگو ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت حکیم دین محمد صاحب کو جنت الفردوس میں بلند درجات سے نوازے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

دعائے مغفرت

(۱) افسوس ہمارے ابا جان محترم سید مرتضیٰ رضا صاحب مورخہ [illegible] کو حیدرآباد (سندھ) پاکستان میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بعمر ۸۳ سال آپ کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ ابا جان خاندان کے پہلے فرد تھے جو عہد خلافت ثانیہ کے آغاز میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ یہ آپ کی طالب علمی کا زمانہ تھا۔ آپ بڑہ پورہ بھاگلپور (بہار) کے رہنے والے تھے زندگی میں متعدد سخت مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔ لیکن زبان پر کبھی حرفِ شکایت نہ لائے۔

ابا جان بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ نہایت صاف دل، صاف گو اور محبت و شفقت کرنے والے وجود تھے۔ جماعتی کاموں کی انجام دہی [illegible] انہوں نے اپنی زندگی اسی راہ میں وقف کر رکھی تھی۔ [illegible] رکھتے تھے۔ [illegible] کی خدمت میں دعاؤں کی خواستگار ہوں۔ مولا کریم ابا جان مرحوم کو مغفرت [illegible] درجات سے نوازے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو آمین

خاکسار: خدیجہ بیگم کلکتہ

(۲) مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر خادم سلسلہ کے والد مکرم [illegible] صاحب یادگیر مورخہ [illegible] کو ایک ماہ کی طویل علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت خوش خلق [illegible] صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے [illegible] اور خلفاء و خدام سے بے حد عقیدت اور محبت تھی آپ کے والد محترم حضرت عبدالکریم صاحب یادگیریؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت زندگی پائی تھی۔ مرحوم نے اپنی زندگی رسالہ الوصیت میں بیان فرمودہ ہدایات کے مطابق گزارنے کی کوشش کی [illegible] جماعتی تحریک پر [illegible] اور افراد جماعت کو ہمیشہ نظام جماعت کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ بیماری کے دوران ڈاکٹروں نے موصوف کو خون دینے کی ضرورت محسوس کی۔ چنانچہ آپ کے بیٹے مکرم ظفر احمد صاحب نے ایک بوتل خون دیا۔ مگر افسوس کہ علاج معالجہ کی ہر ممکن تدبیر کو عمل میں لانے کے باوجود آپ کی زندگی وفا نہ کر سکی۔ آپ نے اپنے پیچھے [illegible] بیوہ چھ بیٹے اور چار بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ آپ کے سبھی بچے نیک اور سلسلہ کی خدمت کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو صبر جمیل عطا کرے اور مرحوم کو مغفرت و بلندیٔ درجات عطا فرمائے۔ مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے جسد

[illegible] انہیں یادگیر میں امانتاً دفن کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ العزیز جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ کا تابوت قادیان بھیجا جائے گا۔

خاکسار: عبدالمومن راشد مبلغ یادگیر

درخواست دعا: مکرم محمد ناصر صاحب بابو چینتہ کنٹہ (آندھرا) دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ مکرم بلال [illegible] صاحب بھٹی راجوری علاقہ پونچھ والدین کی صحت و سلامتی اور خود اپنی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ

از مکرم سید عبد العزیز صاحب نیو جرسی امریکہ

مسلمانوں میں عیسائیت سے جب یہ غلط عقیدہ آ گیا کہ عیسیٰؑ آسمان پر زندہ اُٹھائے گئے تو مسلمانوں نے لفظ رفع کے معنیٰ زندہ آسمان پر جانے کے شروع کر دیئے ایسے معنوں کی نہ قرآن سے اور نہ ہی لغت عرب سے مثال ملتی ہے۔ قرآن مجید میں بہت دفعہ رَفَعَ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ مگر کسی ایک جگہ بھی اُسکے معنیٰ جسم کے ساتھ اُٹھانے کے نہیں ہیں۔ قرآن اور لغت عرب سے مثالیں پیش کر کے ثابت کیا جائے گا کہ رفع کے معنے جسد عنصری کے ساتھ اُٹھانے کے نہیں ہوتے۔ خصوصاً جبکہ انسان کا رفع کرنے والا خدا تعالیٰ ہو۔ لغت عرب میں عموماً رفع اُٹھانے کے معنوں میں انسان کے علاوہ دُوسری اشیاء کے لئے استعمال ہوتا ہے علاوہ ازیں لفظ رفع کے بہت سے معانی ہیں۔ بعض کی مثالیں یہاں دی جائیں گی۔

نہایت اہم بات یاد رکھنے کے قابل یہ ہے کہ لفظ رفع جب انسان کے متعلق استعمال ہو تو اکثر وبیشتر استعارہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے یعنی اُس وقت رفع کے معنے اُٹھانے کے نہیں ہوتے۔ قرآن سے لفظ رفع کی مثالیں جن سے یہ ظاہر ہے کہ رفع کے معنیٰ جسم کے ساتھ اُٹھانے کے نہیں ہیں۔

(۱)۔ وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ

(الزخرف آیت ۳۲)

اور ہم نے بعض کو بعض پر درجات میں بلندیٔ عطا فرمائی ہے۔

(۲) نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ

(سورۃ الانعام آیت ۸۴)

(۳)۔ فِي بُيُوتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ

(سورۃ غاشیہ آیت ۱۹)

ایسے گھروں میں اللہ نے حکم دے دیا ہے کہ وہ گھر عظمت دیئے جائیں گے۔ اور ان گھروں میں ذکر الٰہی ہو گا یہاں تُرْفَعَ کے معنیٰ عظمت دیئے جانے کے ہیں

(مفردات راغب۔ تاج العروس)

۴۔ اور آسمان کی طرف نظر ڈال کر وہ کس عمدگی سے بنایا گیا وَاِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ (مفردات راغب)

۵۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

(سورۃ الم نشرح آیت ۵)

اور تیرے ذکر کو بلند کیا۔ یا یہ کہ تیری شہرت عام کی۔ (مفردات راغب)

(۶)۔ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ (سورہ فاطر آیت ۱۱)

کلم طیب خدا کی طرف چڑھتا ہے اور عمل صالح کی وجہ سے کلم طیب قبول ہوتا ہے۔ یہاں تاج العروس کے مطابق رفع کے معنیٰ قبول ہونے کے ہیں۔ قتادہ کہتا ہے کہ اس آیت کے معنیٰ یہ ہیں کہ کلم یعنی تقریر بغیر عمل کے قبول نہ ہو گی (تاج العروس)

حدیث سے لفظ رفع کی مثالیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی فصیح اللسان نہیں رفع کا ضد وَضَعَ اور خَفَضَ ہے۔ اضداد کے ذکر سے اشیاء کی حقیقت کھل جاتی ہے اور معنیٰ کی وضاحت ہو جاتی ہے مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱)۔ ما تواضع عبدٌ لله الا رفعه الله۔ انکسار کرنے سے اللہ تعالیٰ عزت عطا فرماتا ہے۔

۲۔ وَاللّٰهُ يَرْفَعُ مَنْ يَشَاءُ وَيَخْفِضُ

اللہ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے رسوا کرتا ہے۔

(۳) اِنَّ اللّٰهَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بعض اوقات انصاف کو نیچے ہونے دیتا ہے اور بعض اوقات اُسے عزت کے مقام پر کھڑا کرتا ہے یا یہ کہ وہ کسی کو سامان زندگی کم عطا کرتا ہے اور کسی کو زیادہ۔

تاج العروس میں رفع کی سات مثالیں

۱۔ قسط کے معنیٰ کی وضاحت کرتے ہوئے خفض العدل ورفعه اس کے معنی یہ بتائے ہیں۔ عدل مغلوب ہوتا ہے جب لوگ بددیانتی سے کام لیتے ہیں اور عدل غالب ہوتا ہے جب لوگ تقویٰ سے کام لیتے ہیں رفع کے یہاں معنیٰ غلبہ کے کئے ہیں۔

(۲)۔ وَاللّٰهُ يَرْفَعُ مَنْ يَشَاءُ وَيَخْفِضُ۔ اللہ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے یرفع کے یہاں معنیٰ عزت دینے کے ہیں۔

(۳)۔ وَرَفَعُوا اِلَيَّ عُيُونَهُمْ

انہوں نے میری طرف آنکھیں اُٹھا کر دیکھا۔ یعنی میری طرف متوجہ ہوئے رَفَعُوا کے معنیٰ یہاں عزت دینے کے ہیں۔

(۴)۔ رُفِعَ لِي الشَّيْءُ۔ میں نے دور سے کسی چیز کو دیکھا۔ رُفِعَ کے یہاں معنیٰ فاصلہ کے ہیں۔

(۵) رَفَعَ السَّرَابُ الشَّخْصَ

دُور سے کسی شخص کو دیکھا۔ یہاں بھی رفع سے مراد فاصلہ ہے۔

(۶)۔ رَفَعَ النَّاقَةَ فِي السَّيْرِ

اُس نے اونٹنی کو تیز چلنے کے لئے اُکسایا یہاں رفع کے معنیٰ اُکسانے کے ہیں

(۷) رَفَعَتِ النَّاقَةُ لَبَنَهَا

اونٹنی نے اپنے دُودھ کو روک لیا بعض دفعہ دُودھ دینے والا جانور اپنے پستانوں سے دُودھ واپس کھینچ لیتا ہے یہاں رفع کے معنے پیچھے کھینچ لینے کے ہیں۔

رفع کی چار مثالیں تاج العروس کے علاوہ دُوسری لغات سے پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ رفع اللّٰهُ عملهٗ اللہ نے اس کے عمل کو قبول فرمایا۔ یہاں رفع کے معنیٰ قبولیت کے ہیں

۲۔ ما زالت تخفضني ارضٌ وترفعني اخرى حتى وصلت اليكم۔ کسی مسافر کو زمین میں میری رفتار آہستہ تھی اور کسی زمین اور علاقہ میں سب تیز رفتاری سے کام لینا پڑتا ہے۔ ترفع کے معنیٰ یہاں تیز رفتاری کے ہیں۔ نیز ترفع کا فاعل یہاں ارض ہے۔

۳۔ اِنِّي لَارْفَعُ نَفْسِي عَنْ هٰذَا میں اپنے آپ کو اس بات سے بالا سمجھتا ہوں رفع کے یہاں معنیٰ عظمت کے ہیں

(۴)۔ رَفَعْتُ الرَّجُلَ۔ میں نے اس شخص کا سلسلہ حسب و نسب آخری آدمی تک پہنچا دیا یا یہ کہ میں نے پُوری طرح بیان کر دیا کہ وہ شخص کس شہر اور علاقہ کا رہنے والا ہے اب ایسی مثالیں پیش کی جائیں گی جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رفع کے معنیٰ ہٹانے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے ہیں۔

۱۔ رَفَعَ الْحَصَادَ اِلَى الْبَيْدَرِ

کاٹی ہوئی فصل کو کھلیان میں لے گئے (المنجد عربی)

(۲)۔ رفع زیدا الی الحاکم

زید کو حاکم کے پاس لے گئے تاکہ مقدمہ کا فیصلہ ہو سکے) المنجد عربی اُردو اور المنجد عربی شائع کردہ دار الاشاعت کراچی ۱

۳۔ رفع زیدا الی السلطان

زید کو سلطان کے پاس لے گئے

المنجد عربی اُردو دار الاشاعت، کراچی ۱ پاکستان۔

۴۔ الخوان نفد ما علیه وحان ان یرفع۔ میز کا کھانا ختم ہو گیا ہے اور اب اُس کو وہاں سے ہٹا لینا چاہیئے۔

پہلی تین مثالوں میں رفع کے معنے ایک جگہ سے دُوسری جگہ لے جانے کے ہیں اور چوتھی مثال میں ان یرفع کے معنے ہٹا لینے کے ہیں۔ اُردو زبان میں بھی کہتے ہیں کہ میز سے کتاب اُٹھا لو یعنی میز سے کتاب ہٹا لو۔

اناجیل سے ثابت ہے کہ عیسیٰؑ کو یہودیوں نے گرفتار کر کے صلیب دی تھی۔ لیکن قرآن میں لکھا ہے کہ یہودی اپنے منصوبہ قتل میں کامیاب نہ ہو سکے قتل زندگی سے محروم کر دینے کا نام ہے۔ خواہ کسی طرح سے بھی کوئی انسان دوسرے انسان کو زندگی سے محروم کر دے تو فی طبعی موت کا نام ہے اور اس کے برخلاف قتل غیر طبعی موت کا نام ہے اللہ تعالیٰ عیسیٰ کے متعلق قرآن مجید میں فرماتا ہے

وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ

(سورہ نساء آیت ۱۵۸)

وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا۔ یقیناً یہودیوں نے عیسیٰؑ کو قتل نہیں کیا۔ بڑے زور سے قتل کی نفی کی گئی ہے۔ اُس کی وجہ یہ ہے کہ یہود بڑے پورے یقین سے کہتے تھے کہ یسوع کو مار دیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کوئی ضرور ایسا واقعہ پیش آیا تھا کہ یہود کو اس سے یسوع کی موت کا یقین ہو گیا تھا جس واقعہ کی وجہ سے وہ سخت غلطی میں پڑ گئے اور حقیقت اُن سے چھپ گئی یہود یسوع کی موت کے بارہ میں غلطی میں پڑ جانے سے یہ نتیجہ نکالنے لگے کہ یسوع مرتے کی رو سے لعنتی ٹھہرا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسی بات نہیں بلکہ یسوع صلیب پر مرنے سے صاحب عزت و صاحب عظمت قرار پایا۔ بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کو عزت بخشی کیونکہ وہ صلیبی موت سے بچا لئے گئے تھے

دوسرے معنی

(باقی صفحہ پر)

احمدؐ اور احمدیت

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج مدراس

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے اپنے بعد آنے والے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائیبل کی پیشگوئیوں کی تصدیق اور آخری زمانہ میں مبعوث ہونے والے مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق یوں پیشگوئی فرمائی ہے۔

وَ اِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ

(سورۃ الصف آیت ۷)

ترجمہ:۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف خدا کا رسول بن کر اپنے سے پہلے آنے والے کلام توراۃ کی تصدیق کرنے اور اپنے بعد آنے والے احمد نامی ایک رسول کی بشارت دینے کے لئے آیا ہوں

اس آیت کریمہ میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے اپنی آمد کی دو اغراض بیان فرمائی ہیں:۔

اوّل: بائیبل کی تصدیق جس میں حضرت رسول کریم صلعم کی آمد کی پیشگوئی ہے

دوم: اپنے بعد آنے والے احمد نامی رسول کی بشارت۔

ان ہر دو پیشگوئیوں کا ذکر بائیبل میں یوں درج ہے۔

"میں اُن کے لئے اُن کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اُس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اُسے حکم دوں گا وہی وہ اُن سے کہے گا اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سُنے تو میں اُن کا حساب اُس سے لوں گا۔"

(استثناء ۲۰ و ۱۹ و ۱۸ : ۱۸)

اس پیشگوئی کے مصداق سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس لیے کہ:۔

(الف) آپ بنی اسرائیل کے بھائی یعنی بنی اسمٰعیل میں سے مبعوث ہوئے

(ب) آپ حضرت موسیٰؑ کی مانند صاحب شریعت نبی ہیں جن کا ذکر خدا تعالیٰ یوں فرماتا ہے:۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَیْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا

(مزمل آیت ۱۶)

یعنی ہم نے تمہاری طرف ایک نگران اور ایک رسول (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو بھیجا ہے۔ اُس رسول (موسیٰؑ) کی مانند جو ہم نے فرعون کی طرف بھیجا تھا

(ج) خدا تعالیٰ نے اپنا کلام آپؐ کے مُنہ میں ڈالا جیسا کہ فرمایا

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى

(النجم آیت ۶-۵)

وہ (حضرت محمدؐ) اپنی خواہش ذاتی سے کلام نہیں کرتے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والا کلام ہی سناتے ہیں

(د) حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ خدا تعالیٰ کا نام لے کر ہی لوگوں کو بلاتے رہے ہیں جیسا کہ قرآن مجید کا ہر سورت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع ہوتی ہے۔

(ھ) مذکورہ پیشگوئی میں خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کے ذریعہ یہ تنبیہ فرمائی کہ جو کوئی اس موعود کی بات نہیں سُنے گا اس کا حساب خدا تعالیٰ خود لے گا جیسا کہ فرمایا

"اِنَّ اِلَیْنَآ اِیَابَهُمْ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَهُمْ"۔

(غاشیہ: ۲۷-۲۶)

یعنی یقیناً انہیں ہماری طرف ہی لوٹنا پڑتا ہے پھر اُن سے حساب لینا بھی یقیناً ہمارا ہی کام ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مذکورہ پیشگوئی کی تصدیق کرتے ہوئے حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا:۔

"چنانچہ موسیٰ نے کہا کہ خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے مجھ سے ایک نبی پیدا کرے گا۔ جو کچھ وہ تم سے کہے اس کی سننا اور یوں ہوگا کہ جو شخص اس نبی کی نہ سُنے گا وہ اُمت میں سے نیست و نابود کر دیا جائے گا۔"

(اعمال ۲۳ و ۲۲ : ۳)

اسی تصدیق کی طرف ہی اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح ناصری کا مذکورہ بیان سورۃ الصف میں ریکارڈ ہوا ہے کہ وہ

مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ (کہ میں تورات میں بیان فرمودہ پیشگوئی کی تصدیق کرنے کے لئے آیا ہوں

تورات کی تصدیق کے علاوہ حضرت عیسیٰ مسیح نے اپنے بعد اپنی ہی مشابہت میں آنے والے احمد نامی ایک نبی کی بھی بشارت دی تھی جیسا کہ فرمایا:۔

وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ

یہاں احمد سے مُراد حضرت محمد عربی صلعم کے بروز کامل اور آپ کی بعثت ثانیہ کے مصداق ہیں جن کا ذکر سورۃ الجمعہ میں وَ اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ کے الفاظ میں کیا گیا ہے۔

سورۃ الصف میں مذکور احمد سے مُراد بعینہٖ و بذاتہٖ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اس لئے کہ احمد کے متعلق اس سورت میں جو علامات بیان کی گئی ہیں وہ حضرت محمد صلعم پر پوری نہیں آرہی ہیں مثلاً

اس احمد موعود کے متعلق کہا گیا ہے کہ وَهُوَ یُدْعٰۤى اِلَى الْاِسْلَامِ یعنی وہ اسلام کی طرف بلایا جائے گا

(الف) حالانکہ حضرت محمد صلعم کو کسی نے بھی اسلام کی طرف نہیں بلایا تھا۔ آپؐ کبھی بھی کسی فرد یا فرقہ کی طرف سے اسلام کی طرف نہیں بلائے گئے تھے بلکہ آپؐ خود ہی دُنیا کو اسلام کی طرف بلاتے رہے آپؐ دَاعِیًا اِلَى الْاِسْلَامِ تھے نہ کہ مدعو۔

(ب) مذکورہ احمدؐ موعود کے زمانہ میں پہلے سے ہی اسلام اور اسلام پر عقیدت و ایمان رکھنے والے موجود تھے اس لئے آپ کے مخالف مسلمان آپؑ کو اسلام کی طرف بلاتے رہے بلکہ آج بھی احمدیوں کو مخالفین کی طرف سے یہ دعوت دی جا رہی ہے کہ صحیح اور حقیقی اسلام ہمارے پاس ہے اور تم ہماری طرف آجاؤ۔

(ج) حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے بھی دائرہ اسلام سے خارج نہیں کیا اور نہ ہی کبھی کسی نے آپؐ کے خلاف کفر کا فتویٰ صادر کیا اس کے برعکس احمد موعودؑ اور آپ کی جماعت کے خلاف آئے دن کفر کے فتوے صادر کئے جاتے رہے اور انہیں دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جاتا رہا۔

علاوہ ازیں سورۃ الصف میں قریباً دس مزید ایسی علامات و نشانات ہیں احمد موعود کے متعلق ہیں جن کی تشریح و تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔

بہرحال یہاں احمد سے مُراد اس زمانہ کے مامور و مرسل من اللہ مسیح موعود و مہدی معہود اور سب سے بڑھ کر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز کامل اور آپ کے روحانی فرزند جلیل حضرت احمد قادیانی علیہ السلام ہیں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں مبعوث ہونے والے اس موعود کا اسم گرامی احمد بتایا ہے۔ جیسا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

فَاِنَّهٗ الْمَهْدِیُّ وَ اِسْمُهٗ اَحْمَدُ

(الفتاوی الحدیثیہ ص ۳۲)

یعنی یقیناً وہ مہدی ہوگا اور اس کا نام احمد ہوگا۔ نیز فرماتے ہیں:۔

عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَ هِیَ مَعَ الْمَهْدِیِّ اِسْمُهٗ اَحْمَدُ

یعنی ایک جماعت ہندوستان میں جہاد کرے گی اور وہ جماعت مہدی کے ساتھ ہوگی جس کا نام احمد ہوگا۔

(النجم الثاقب جلد ۲ ص ۲۱۴)

بعض اولیاء کرام و سلف صالحین نے بھی امام مہدی کا نام احمد بتایا ہے چنانچہ مشہور ملہم و بزرگ حضرت نعمت اللہ ولیؒ کی پیشگوئی ہے

ا-ح-م-د دے خوانم

نام آں نامدار مے بینم

الاربعین فی احوال المہدیین از حضرت شاہ اسمٰعیل شہید مہری بتاریخ ۱۲۶۸ھ ۱۸۵۱ء) یعنی کشفی طور پر معلوم ہوا ہے کہ امام مہدی کا نام احمد ہوگا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کا نام مسلمان فرقہ احمدیہ رکھا۔

(اشتہار مورخہ ۴ نومبر ۱۹۰۰ء)

اور یہ اعلان حضرت علیؓ۔ حضرت عمر بن عبد الرحمن مہدیؒ۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ اور حضرت امام ملا علی القاری کی پیشگوئی کا مصداق ہے۔ چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:۔

"یَظْهَرُ صَاحِبُ الرَّایَةِ الْمُحَمَّدِیَّةِ وَالدَّوْلَةِ الْاَحْمَدِیَّةِ"۔

(ینابیع المودۃ الجزء الثالث ص ۸۸ مطبعۃ العرفان صیدا بیروت)

یعنی مہدی موعود محمدی پرچم کا علمبردار اور صاحب دولت احمدی ہوگا۔

حضرت محمد بن فارض مصری (المتوفی ۶۳۲ھ) فرماتے ہیں

فَعَالِمُنَا مِنْهُمْ نَبِیٌّ وَ مَنْ دَعَا اِلَى الْحَقِّ مِنَّا قَامَ بِالرُّسُلِیَّةِ

مُنَا ... وَقْتُنَا الْمُحَمَّدِیْ ...

اُولی العزم منہم آخذ بالعزیمۃ
(المبدأ والمعاد مکتوب ۳۸ الازہر مصر)
یعنی ہمارا عالم ان ہی جیسا ایک نبی ہے اور ہم میں سے جو حق کی طرف دعوت دیتا ہے وہ رسالت کے مقام پر کھڑا ہوتا ہے اور ہمارا عارف جو ہمارے احمدی دور میں ہوگا وہ اولو العزم نبیوں میں سے ہوگا اور عزیمت رکھنے والا ہوگا
یعنی احمدی دور میں جو مامور ہوگا۔ وہ زمرۂ انبیاء میں سے ہوگا

حضرت مجدد الف ثانی (۹۷۱-۱۰۳۴ھ / ۱۵۶۴-۱۶۲۴ء) فرماتے ہیں:-

"میں ایک عجیب بات کہتا ہوں جو اس سے پہلے نہ کسی نے سُنی اور نہ کسی بتانے والے نے بتائی جو اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے صرف مجھے بتائی اور صرف مجھ پر الہام فرمائی ہے اور وہ بات یہ ہے کہ آں سرور کائنات علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے زمانہ رحلت سے ایک ہزار اور چند سال بعد ایک زمانہ ایسا بھی آنے والا ہے کہ حقیقت محمدی اپنے مقام سے عروج فرمائے گی اور حقیقت کعبہ کے مقام میں رسائی پاکر اس کے ساتھ متحد ہو جائے گی۔ اس وقت حقیقت محمدی کا نام حقیقت احمدی ہو جائے گا۔"
(مبدأ و معاد مصنفہ امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی صفحہ ۲۰۵)

یعنی حضرت امام مہدی علیہ السلام جو ہوگا دور دور احمدی ہوگا۔

یہاں پر دور محمدی اور دور احمدی کا مختصر تعارف ... سے معلوم ہوتا ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکی دور احمدی دور اور مدنی دور محمدی دور تھا محمدی دور جلالی دور تھا جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمنوں کے حملوں کا مقابلہ تلوار سے فرمایا تھا لیکن اس سے پہلے کا مکی دور احمدی دور تھا جس میں صبر اور شکیبائی کی تعلیم تھی اور صلح و آشتی کا دور دورہ تھا۔

آخری زمانہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکی دور کے مشابہ احمدی دور یعنی جمالی دور کی پیشگوئی کی گئی ہے یعنی اس آخری دور میں تمام مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہو جائے گا اور وہ زمانہ

سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

کا مصداق ہوگا۔ اسی احمدی دور کی طرف یہاں اشارہ کیا گیا ہے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں مسلمانوں کے افتراق و انشقاق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اس وقت مسلمانوں کے ۷۳ فرقے ہوں گے ان میں ۷۲ فرقے ناری ہوں گے اور ایک ہی فرقہ ناجی اور نجات یافتہ ہوگا۔

مشکوٰۃ شریف میں مذکور اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے شارح مشکوٰۃ حضرت امام علی القاری (المتوفی ۱۰۱۴ھ-۱۶۰۶ء) فرماتے ہیں:-

ثلاث وسبعون فرقۃ کلھم فی النار والفرقۃ الناجیۃ ھم اھل السنۃ البیضاء المحمدیۃ والطریقۃ النقیۃ الاحمدیۃ
(المرقاۃ شرح المشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۲۴۸)

یعنی آخری زمانہ میں اُمت مسلمہ کے ۷۳ فرقوں میں سے ۷۲ فرقے ناری ہوں گے اور صرف ایک فرقہ اہل جنت اور نجات یافتہ ہوگا وہ اہل سنت محمدیہ ہوگا جو مقدس طریقہ احمدیہ پر گامزن ہوگا۔ پس حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کا اسم گرامی آپ کی جماعت کا نام اور آپ کے اس دور کا نام یہ سب کے سب الہامی اور مختلف پیشگوئیوں پر مشتمل ہیں۔ اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو اس حقیقت کے سمجھنے اور صداقت کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ : صفحہ ۸ سے آگے

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ کے ایک دوسرے معنی بھی ہیں جن کی لغت عرب سے تائید ہوتی ہے۔ وہ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰؑ کو یہودیوں کے پاس سے لے گیا جو آپ کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ یعنی خدا عیسیٰ کو اپنی حفاظت اور پناہ میں لے گیا۔ حفاظت اور پناہ کے لئے قتل کا قرینہ موجود ہے۔

رفع الی کے معنی تمام عربی زبان کی لغات میں ایک جگہ سے ہٹا کر دوسری جگہ لینے کے ہیں اور کسی لغت نے رفع کے معنی جسمانی طور پر اٹھانے کے نہیں کئے جبکہ رفع انسان کا ہو۔ لہٰذا رفع ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کا نام ہے۔ جسے ہجرت کہتے ہیں۔ رفع عیسیٰؑ کو خدا تعالیٰ نے اپنی سُنت کے مطابق اپنی طرف منسوب کیا ہے جیسے کہ خدا انبیاء کے بھیجنے کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے حالانکہ انبیاء کو خدا آسمان سے جسمانی طور پر نہیں بھیجتا۔ سارے انبیاء زمین پر پیدا ہوئے اور رفع کو بھی اپنی طرف منسوب کرنا اُس کی سُنت اور طریق کے مطابق ہے۔

عیسیٰ کی ہجرت کا قرآن مجید میں ان الفاظ میں ذکر موجود ہے وَ اٰوَيْنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِيْنٍ
(سورۃ مومنون آیت ۵۱)

اور ہم نے ان دونوں کو یعنی ابن مریم اور اس کی والدہ کو ایک اونچی جگہ پر پناہ دی جو ٹھہرنے کے قابل اور چشموں والی تھی۔

پس رفع الی اللہ الیہ میں ہجرت کا ذکر ہے اگر رفع انسان کا ہو تو رفع الی کے معنی ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے ہیں

وما علینا الا البلاغ

نوٹ:- عربی زبان کی مثالیں صحاح القاموس سے لی گئی ہیں اس کا دوسرا نام عربک انگلش لیکسیکان ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے زیر اہتمام

پندرہ روزہ تربیتی کلاس

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک تحریک کہ جماعت کے ہر فرد کو داعی الی اللہ بننا چاہیئے اس سلسلہ میں میٹرک اور کالج کے طلباء کی موسمی تعطیلات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مورخہ ۲۷ر مئی تا ۹ر جون پندرہ روزہ تربیتی کلاس کا اہتمام کیا گیا۔ چونکہ یہ اپنی نوعیت کی پہلی کوشش تھی اس لئے دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ہی اس کلاس کا انتظام کیا جو بفضلہ تعالیٰ مقامی مجلس کے تعاون سے کامیاب رہا الحمد للہ علیٰ ذالک۔ مجلس مرکزیہ اُن تمام احباب کا جنہوں نے اپنا قیمتی وقت دے کر طلباء کو پڑھایا شکریہ ادا کرتی ہے۔ ذیل میں نصاب اور معلمین حضرات کی مختصر تفصیل درج کی جاتی ہے۔

۱- قرآن مجید (الف) سورۃ نور، سورۃ جمعہ، سورۃ صف۔ با ترجمہ (ب) حفظ سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات۔ آخری پارہ کا آخری ربع۔ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ

(۲)- حدیث۔ چالیس جواہر پارے سے پندرہ احادیث۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ

(۳)- فقہ۔ ابتدائی ضروری مسائل پر نوٹس نماز با ترجمہ اور مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعائیں با ترجمہ۔ محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ

(۴)- تاریخ۔ دینی معلومات نصف اول۔ مختصر تاریخ احمدیت نصف اول۔ محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔

(۵)- کلام (الف) کتاب شہادت القرآن (نصف اول) محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

(۶) کلام (ب) مندرجہ ذیل عناوین پر نوٹس (۱) ہستی باری تعالیٰ (۲) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۳) وفات مسیح علیہ السلام (۴) اجرائے نبوت (۵) برکات خلافت۔ محترم مولوی عبد الحق صاحب فضل مدرس مدرسہ احمدیہ

کلاس کے اختتام پر جملہ مضامین کا تحریری امتحان لیا گیا جس میں ۲۹ طلباء شریک ہوئے مندرجہ ذیل خدام نے نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے۔

(۱) عزیز انعام مظفر اور عرفان احمد — اوّل
(۲) رر نجیب احمد اسلم — دوم
(۳) رر عبد القدیم نیاز — سوم

اوّل آنے والوں کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ۳۵/ روپے اور انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے ۲۵/ روپے اور دوم آنے والے خادم کو علی الترتیب ۱۰/ اور ۱۰/ روپے اور سوم آنے والے کو علی الترتیب ۱۰/ روپے اور ۵/ روپے بطور انعام دیئے گئے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہم سب کو حقیقی معنوں میں داعی الی اللہ بننے کی توفیق عطا فرمائے آمین

مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

بدر کی توسیع اشاعت میں حصہ لیجئے۔ مینجر

رمضان المبارک کے فضائل اور احکام

مامور زمانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کی تحریرات کے آئینہ میں

مرتبہ: مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ شاہجہانپور (یوپی)

حضرت امام مہدی علیہ السلام کو حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم و عدل کے منصب پر فائز فرمایا ہے۔ آئیے رمضان المبارک کی فضیلت واہمیت اور بعض ضروری احکام سے متعلق بحیثیت حکم و عدل آپ کی تحریرات کا جائزہ لیں۔ ان تحریرات کو خاکسار نے سوال و جواب کے رنگ میں مرتب کیا ہے اور جوابات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے مع حوالہ نقل کئے گئے۔

سوال:- کیا روزے فرض ہیں؟

جواب:- "تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔ مگر جو تم میں سے بیمار یا سفر پر ہو وہ اتنے روزے پھر رکھے"۔

(شہادت القرآن بار دوم صفحہ ۲۸)

سوال:- قرآن کریم کی آیت کتب علیکم الصیام سے کونسے روزے مراد ہیں؟

جواب:- "کتب [illegible] سے فرضی روزے مراد ہیں"۔

سوال:- روزہ کا فلسفہ اور حقیقت کیا ہے؟

جواب:- "روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ اس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے"۔

سوال:- روزہ اور نماز کا روح پر کیا اثر مترتب ہوتا ہے؟

جواب:- "روزے کا اثر تو جسم پر ہے اور نماز کا روح پر۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتا ہے اس واسطے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے اس میں کوئی شامل نہیں"۔

(بدر جلد ۱ نمبر ۱۰ مورخہ ۲ر جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

سوال:- فمن کان منکم مریضا میں کون مخاطب ہے؟

جواب:- "منکم کا لفظ قرآن کریم میں قریبًا بیاسی ۸۲ جگہ آیا ہے اور بجز دو یا تین جگہ کے جہاں کوئی خاص قرینہ قائم کیا گیا ہے باقی تمام مواضع میں منکم کے خطاب سے وہ تمام مسلمان مراد ہیں جو قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے ... فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر۔ یعنی تم میں سے جو مریض یا سفر پر ہو تو اتنے ہی روزے اور رکھ لے۔ اب سوچو کہ کیا یہ حکم صحابہؓ سے خاص تھا یا اس میں اور بھی مسلمان جو قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے شامل ہیں"۔

(شہادت القرآن صفحہ ۳۸)

سوال:- مریض اور مسافر کو روزے سے کیوں رخصت دی گئی ہے؟

جواب:- "مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے اس میں امر ہے یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جس کا اختیار ہو وہ رکھ لے جس کا اختیار ہو نہ رکھے۔ میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہ رکھنا چاہیئے اور چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھ لیتے ہیں اس لئے اگر کوئی تعامل سمجھ کر رکھ لے تو کوئی حرج نہیں مگر عدۃ من ایام اخر کا پھر بھی لحاظ رکھنا چاہیئے"۔

"سفر میں تکالیف اٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زور بازو سے خدا تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے اس کو اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا۔ یہ غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر اور نہی میں سچا ایمان ہے"۔

(الحکم جلد ۳ نمبر ۴ مورخہ ۳۱ر جنوری ۱۸۹۹ء صفحہ ۷)

سوال:- سفر سے کتنے کوس یا میل کا سفر مراد ہے؟

جواب:- "میرا مذہب یہ ہے کہ انسان بہت زیادہ دقتیں اپنے اوپر نہ ڈالے عرف میں جس کو سفر کہتے ہیں خواہ وہ دو تین کوس ہی ہو اس میں قصر و سفر کے مسائل پر عمل کرے۔ انما الاعمال بالنیات۔ بعض دفعہ ہم دو دو تین تین میل اپنے دوستوں کے ساتھ سیر کرتے ہوئے نکل جاتے ہیں مگر کسی کے دل میں یہ خیال نہیں آتا کہ ہم سفر میں ہیں لیکن انسان جب اپنی گٹھڑی اٹھا کر سفر کی نیت سے چل پڑتا ہے تو وہ مسافر ہوتا ہے۔ شریعت کی بناء دقت پر نہیں جس کو تم عرف میں سفر سمجھو وہی سفر ہے اور جیسا کہ خدا کے فرائض پر عمل کیا جاتا ہے ویسا ہی اس کی رخصتوں پر عمل کرنا چاہیئے۔ فرض بھی خدا کی طرف سے ہیں اور رخصت بھی خدا کی طرف سے"۔

(الحکم جلد ۵ نمبر ۶ مورخہ ۱۷ر فروری ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۳)

سوال:- صاحب معذرت مریض اور مسافر کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب:- "اللہ تعالیٰ نے شریعت کی بناء آسانی پر رکھی ہے جو مسافر اور مریض صاحب مقدرت ہوں ان کو چاہیئے کہ روزہ کی بجائے فدیہ دے دیں۔ فدیہ یہ ہے کہ ایک مسکین کو کھانا کھلایا جاوے"۔

(بدر جلد ۶ نمبر ۴۲ مورخہ ۱۷ر اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۷)

سوال:- فدیہ کا حکم کیسے مریض اور مسافر کے لئے ہے اس کی وضاحت کی ضرورت ہے؟

جواب:- "صرف فدیہ تو شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے ورنہ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھول دینا ہے جس دین میں مجاہدات نہ ہوں وہ دین ہمارے نزدیک کچھ چیز نہیں اس طرح سے خدا تعالیٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ میری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ان کو ہی ہدایت دی جاوے گی ..... یہ روزے تو سال میں ایک ماہ کے ہیں۔ بعض اہل اللہ تو نوافل کے طور پر اکثر روزے رکھتے ہیں اور ان میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ ہاں دائمی روزے رکھنا منع ہیں یعنی ایسا نہیں چاہیئے کہ آدمی ہمیشہ روزے ہی رکھتا رہے بلکہ ایسا کرنا چاہیئے کہ نفلی روزے کبھی رکھے اور کبھی چھوڑ دیوے"۔

(بدر جلد ۱ صفحہ ۳ مورخہ ۱۷ر اکتوبر [illegible])

سوال:- فدیۃ الصیام کس طرح خرچ کیا جائے؟

جواب:- "فدیہ اپنے شہر میں ہی مسکین کو کھلائے یا یتیم اور مسکین فنڈ میں بھیج دے"۔

(بدر جلد ۶ نمبر ۶ مورخہ ۷ر فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

سوال:- وانتم عاکفون فی المساجد کی کیا تشریح ہے؟

جواب:- "اعتکاف میں یہ ضروری نہیں کہ انسان اندر ہی بیٹھا رہے اور بالکل کہیں آئے جائے ہی نہ ... چھت پر دھوپ ہوتی ہے وہاں جا کر آپ بیٹھ سکتے ہیں۔ کیونکہ نیچے یہاں سردی زیادہ ہے اور ہر ایک ضروری بات کر سکتے ہیں۔ ضروری امور کا خیال رکھنا چاہیئے اور یوں تو ہر ایک کام مومن کا عبادت میں داخل ہے"۔

(البدر جلد ۲ صفحہ ۱ مورخہ ۲ر جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۲)

سوال:- جہاں چھ ماہ تک سورج نہیں چڑھتا وہاں روزہ کیونکر رکھا جائے؟

جواب:- "اگر ہم نے لوگوں کی طاقتوں پر قیاس کرنا ہے تو انسانی قوتی کی جزء جو حمل کا زمانہ ہے مطابق کر کے دکھلانا چاہیئے پس ہمارے حساب کی پابندی اگر لازم ہے تو ان بلاد میں صرف ڈیڑھ دن میں حمل ہونا چاہیئے اور اگر ان کے حساب کی تو دو سو چھیاسٹھ برس کی حالت میں یہ تو کچھ بعید از قیاس نہیں کہ وہ چھ ماہ تک روزے بھی رکھ سکتے ہیں کیونکہ ان کے دن کی یہی مقدار ہے اور اسی کے مطابق ان کے قویٰ بھی ہیں"۔

(جنگ مقدس بحث ۵ر جون ۱۸۹۳ء)

سوال:- ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ میں مکان کے اندر بیٹھا تھا اور میرا یقین تھا کہ ہنوز روزہ رکھنے کا وقت ہے اور میں نے کچھ کھا کر روزہ کی نیت کی مگر بعد میں ایک دوسرے شخص سے معلوم ہوا کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہو گئی تھی اب میں کیا کروں؟

جواب:- "ایسی حالت میں اس کا روزہ ہو گیا دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اپنی طرف سے اس نے احتیاط کی اور نیت میں فرق نہیں صرف غلطی لگ گئی اور چند منٹوں کا فرق پڑ گیا"۔

(بدر جلد ۶ صفحہ ۴ مورخہ ۱۱ر فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

سوال:- ایک شخص نے سوال کیا کہ

(باقی صفحہ ۱۲ کالم نمبر ۳-۴ پر دیکھئے)

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

فجی ریڈیو سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب جلسہ سالانہ

زمین کے ایک کنارہ فجی سے مکرم سجاد احمد خالد صاحب مرکزی مبلغ رقمطراز ہیں کہ ماہ اپریل میں فجی ریڈیو سٹیشن سے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ ۸۲ء کے آخری روز کے خطاب بعنوان "اسلام کا نظامِ عدل" کا خلاصہ پندرہ منٹ تک نشر ہوا۔ فجی کے اکثر طبقوں اور حلقوں میں اس خطاب کو بے حد پسند کیا گیا ایک غیر از جماعت دوست نے خواہش ظاہر کی کہ اس تقریر کے مضمون کو دوبارہ نشر کیا جائے۔ دوسری بار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے افتتاحی خطاب کا خلاصہ اور تلاوت چھ منٹ تک نشر ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ امید ہے کہ آئندہ احمدیہ مسلم الیوسی ایشن کا مستقل پروگرام جو ریڈیو فجی سے نشر ہوتا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کلامِ پاک کی تلاوت سے شروع ہوا کرے گا۔

کینیڈا میں بیعتیں

احمدیہ گزٹ کینیڈا بابت ماہ مارچ و اپریل کے ذریعہ یہ خوشکن خبر موصول ہوئی ہے کہ گیانا کے ایک دوست نے مع اہلیہ و تین بنگال جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی ہے اسی طرح ایک آئرش خاتون ایک آسٹریلین خاتون اور ایک پاکستانی نژاد خاتون مع تین بیٹیوں اور ایک بیٹے کے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب نو احمدیوں کو استقامت عطا فرمائے آمین۔

ناصرات الاحمدیہ حیدر آباد کی دس روزہ تربیتی کلاس

مکرمہ ناصرہ شمس صاحبہ سیکرٹری مال ناصرات الاحمدیہ حیدر آباد رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۱۹ تا ۲۸ اپریل ناصرات الاحمدیہ کے ہر سہ گروپس کی تربیتی کلاس حلقہ لال ٹیکری میں لگائی گئی ہر گروپ کے لئے علیحدہ علیحدہ نصاب مقرر کیا گیا تھا۔ گروپ اوّل کے لئے قرآن کریم پہلا پارہ سات رکوع تک باترجمہ۔ اذان کے بعد کی دعا۔ لائحہ عمل میں مندرج تاریخیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دس کتب کے نام "رسول اللہ کی باتیں" پہلی پندرہ احادیث۔ راہِ ایمان حصہ دوم سے بارہ سبق نظم مکمل۔ بیرونی ممالک کی مساجد اور مشن ہاؤسز کے نام۔ نماز جنازہ پڑھنے کا طریق اور دعا باترجمہ۔ کتاب "تاریخ احمدیت خلافتِ ثانیہ کے اہم واقعات" جماعتی تربیت اور اس کا نظام۔ انتخاب خلافتِ ثانیہ صـ۱۲۲ تا آخر اور کتابچہ یاد رکھنے کی باتیں مکمل۔ گروپ دوم کے لئے قرآن کریم پہلا پارہ تین رکوع تک باترجمہ۔ کامیابی کی راہیں حصہ سوم مکمل۔ یاد رکھنے کی باتیں مکمل۔ راہِ ایمان کے دس سبق۔ درود شریف باترجمہ۔ دعائے قنوت باترجمہ۔ گروپ سوم (الف) کے لیے نماز سادہ زبانی۔ راہِ ایمان کے آٹھ سبق۔ کامیابی کی راہیں حصہ اوّل مکمل۔ یاد رکھنے کی باتیں صـ۶ تک۔ گروپ سوم (ب) کے لئے نماز باترجمہ۔ مسجد کے آداب پہلے پارہ کی دس آیات۔ دعائے قنوت۔ کامیابی کی راہیں حصہ دوم مکمل یاد رکھنے کی باتیں صـ۱۱ تک۔ روزانہ ایک صفحہ لکھ کر لانا مقرر کیا گیا تھا۔

گروپ اوّل اور دوم کی کلاسز مکرمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ نے اور گروپ سوم (الف) اور (ب) کی کلاسز خاکسار نے لگائیں۔ بچیاں باوجود شدید گرمی کے کلاسز میں حاضر ہو کر فائدہ اٹھاتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ بچیوں کو زیادہ سے زیادہ علم دین حاصل کرنے کی توفیق عطا کرے آمین۔

جڑچرلہ کے ایک احمدی نوجوان کی قابلِ قدر قربانی

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ حیدر آباد رقمطراز ہیں کہ جڑچرلہ کے ایک مخلص نوجوان نے احمدیہ ہسپتال کی تعمیر کے لئے چار ایکڑ زمین مالیتی سوا دو لاکھ روپیہ وقف کی ہے اور ایک لاکھ روپیہ نقد ہسپتال کی تعمیر آلات اور ایک سال کی ڈاکٹر کی تنخواہ کے لئے بینک میں جمع کروا دیا ہے اس سلسلہ میں مورخہ ۲۸/۵/۸۳ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیرِ صدارت سب کمیٹی کے ممبران کی میٹنگ ہوئی جس میں ہسپتال کی تعمیر سے متعلق ضروری امور زیرِ غور آئے اسی طرح مورخہ ۸/۶/۸۳ کو جڑچرلہ میں مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب کی زیرِ نگرانی ایک میٹنگ ہوئی جس میں مکرم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب ایم ایل اے مکرم سیٹھ سید جہانگیر علی صاحب۔ مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب الفاروقی اور خاکسار نے شرکت کی۔ وقف شدہ زمین کا معائنہ کیا گیا اور آئندہ کے لئے ایک منصوبہ بنا کر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی خدمت میں مکمل رپورٹ بھجوائی جا رہی ہے اللہ تعالیٰ اس نوجوان کے اخلاص اور اموال میں برکت عطا کرے آمین۔

شری راجیو گاندھی کی خدمت میں لٹریچر کی پیشکش

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ سلسلہ پونچھ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲/۶/۸۳ کو شری راجیو گاندھی ممبر پارلیمنٹ پونچھ تشریف لائے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاکسار اور مکرم شمس الدین صاحب صدر جماعت نے موصوف سے ملاقات کی اور اسلام و احمدیت کے بارہ میں لٹریچر پیش کیا جسے موصوف نے بخوشی قبول کیا۔

بھدرک میں تبلیغی اجلاس

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ بھدرک رقمطراز ہیں کہ امسال بھدرک میں تبلیغی جلسہ مسجد احمدیہ کے صحن میں منعقد کیا گیا جسے خوب سجایا گیا تھا اس سلسلہ میں پہلے ہی سے دعوتی کارڈ چھپوا کر تقسیم کر دیئے گئے تھے۔ اجلاس شام ساڑھے سات بجے محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوت و تبلیغ کی زیرِ صدارت شروع ہوا۔ تلاوت کلامِ پاک اور نظم خوانی کے بعد محترم صدرِ مجلس نے افتتاحی تقریر کی، اس کے بعد مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ (بزبان اڑیہ)۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس، مکرم غلام ہادی صاحب معلم وقفِ جدید (بزبان اڑیہ) خاکسار محمد یوسف انور۔ مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ کیرنگ (بزبان اڑیہ) اور صدرِ مجلس نے تقاریر کیں مکرم مولوی ہارون رشید صاحب، نے شکریہ ادا کیا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ رات دس بجے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔

جماعت احمدیہ راورکیلا کا تیسرا جلسہ سالانہ

مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ کیرنگ رقمطراز ہیں کہ بھدرک میں تبلیغی و تربیتی اجلاس کے بعد وفد راورکیلا پہنچا۔ جہاں وفد کا قیام مکرم سید سعید احمد صاحب سی۔ بی۔ آئی انسپکٹر پولیس کے گھر میں تھا۔ راورکیلا کا تیسرا جلسہ سالانہ شام ۷ بجے کمیونٹی ہال میں منعقد ہوا۔ اجلاس شری۔ پی۔ سی رتھو صاحب کی زیرِ صدارت شروع ہوا تلاوت کلامِ پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید۔ خاکسار شیخ عبد الحلیم شری این سی نائیک جنرل منیجر۔ محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوت و تبلیغ۔ جناب این کے پوری صاحب ایجوکیشن آفیسر۔ گیانی ہر بھجن سنگھ صاحب۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب کلکتہ اور صدرِ جلسہ نے تقاریر کیں اجلاس میں شری این۔ سی نائیک۔ جنرل منیجر سٹیل پلانٹ راورکیلا بطور مہمانِ خصوصی شریک ہوئے۔ اسی طرح ہندو سکھ اور عیسائی دوست بھی کثیر تعداد میں موجود تھے۔ اس اجلاس کے انعقاد کے سلسلہ میں مکرم جمال محمد خان صاحب نے بھرپور کوشش کی فجزاہ اللہ خیراً

رمضان المبارک کے احکام: بقیہ صفحہ (۱۱)

کہ میں نے آج سے پہلے کبھی روزہ نہیں رکھا اس کا کیا فدیہ دوں؟

جواب:- "خدا ہر شخص کو اس کی وسعت سے باہر نہیں رکھتا۔ وسعت کے مطابق گزشتہ کا فدیہ دے دو اور آئندہ عہد کرو کہ سب روزے ضرور رکھوں گا۔"

(البدر جلد نمبر ۱۲ مورخہ ۱۶/ جنوری ۱۹۰۴ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو روزہ رکھنے اور رمضان المبارک کی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر کیجئے۔

رمضان المبارک میں صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر ان کی زندگیوں میں رمضان المبارک آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے اُن کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔

قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینے میں ہر عاقل و بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزہ کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو نیز ضعف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو، اسکو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق [illegible] روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا [illegible] کر دیا جائے۔ . . . .

. . . . تاکہ وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے تاکہ اُن کے روزے مقبول ہوں اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہے وہ اس نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔

میں ایسے احباب جماعت جو مرکز سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم [illegible] اور [illegible] کے خواہشمند ہوں وہ بخدمت محترم امیر جماعت احمدیہ قادیان بھجوائیں [illegible] اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور ہمارے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ آمین۔

ضروری اعلان

اکثر احباب یہ خواہش [illegible] کہ مرکز قادیان میں ان کی طرف سے عید الاضحی اور [illegible] موقعہ پر قربانی [illegible] ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ گزشتہ کے نرخ میں غیر معمولی اضافہ کے باعث [illegible] قیمت اندازاً تین صد روپے ہوتی ہے لہٰذا آئندہ احباب اس شرح سے رقوم بھجوانے کا انتظام کریں۔

۲۔ بیرونی ممالک کے رہنے والے احباب بھی اسے نوٹ کریں اور آئندہ اسی شرح سے ہندوستانی کرنسی کے برابر رقم بھجوانے کا انتظام کریں۔

خاکسار:

مرزا وسیم احمد امیر جماعت احمدیہ قادیان

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے ضروری اعلان

بعض احباب کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ "احمدیہ بک ڈپو قادیان" صدر انجمن احمدیہ کا ملکیتی ادارہ ہے۔ اس لئے بعض احباب لین دین کے حسابات کیلئے دفاتر مختلف نظارتوں میں خطوط تحریر کرتے ہیں۔ اس لئے ضروری سمجھا گیا ہے کہ اس کی وضاحت کر دی جائے۔

"احمدیہ بک ڈپو" جماعتی نظام کا ملکیتی ادارہ نہیں ہے بلکہ کلیۃً مکرم عبد العظیم صاحب درویش کی ذاتی ملکیت ہے اور ایک پرائیویٹ دکان ہے۔ احباب کتابوں کے لین دین کے معاملہ میں اس امر کو ملحوظ رکھیں اور ان سے ہی ذاتی خط و کتابت کیا کریں۔

ناظر امور عامہ قادیان

موصی صاحبان کی خاص توجہ کیلئے فارم اصل آمد کی اہمیت کو سمجھیں

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۸۳ء کو ختم ہو گیا ہے۔ تمام موصی صاحبان کی خدمت میں یکم مئی ۱۹۸۲ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۸۳ء تک کی آمد معلوم کرنے کے لئے فارم اصل آمد بھجوائے جا رہے ہیں۔ قواعد کی رو سے دفتر ہذا پابند ہے کہ فارم اصل آمد کی تکمیل کروائے اور جب تک متعلقہ موصی کی طرف سے فارم اصل آمد موصول نہیں ہوتا اس کے حسابات نامکمل ہیں۔ اس سلسلہ میں قاعدہ نمبر ۴۰۹ کے الفاظ درج ذیل ہیں:-

"جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک رقم وصیت (حصہ آمد) ادا نہ کرے یا فارم اصل آمد پُر نہ کرے اور نہ دفتر سے اپنی معذوری بتا کر مہلت حاصل کرے تو صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا کہ بعد از تنبیہہ اس کی وصیت کو منسوخ کر دے اور موصی جو رقم بھی حصہ وصیت میں ادا کر چکا ہو اس کے واپس لینے کا اُسے حق نہ ہوگا۔ جب موصی کی وصیت انجمن کی طرف سے منسوخ کر دی جائے تو وہ جماعتی عہدیدار نہیں بن سکے گا۔"

عہدیداران جماعت و مبلغین حضرات سے ضروری گذارش ہے کہ وہ فارم اصل آمد کی اہمیت کو موصی صاحبان پر واضح کرتے ہوئے اُن سے فارم اصل آمد کی تکمیل کروائیں اور کوئی بھی ایسا موصی نہ رہے جو اسکی تکمیل نہ کرے۔ دفتر بہشتی مقبرہ کی طرف سے پورا سال ختم ہونے کے بعد یہ فارم پُر کروایا جاتا ہے اور موصی کو جو بھی سالانہ آمد ہوئی ہوتی ہے وہ اس کے سامنے ہوتی ہے اس فارم کی تکمیل کرنے سے وہ باشرح چندہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کر سکتا ہے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

صدقۃ الفطر، عید فنڈ اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

صدقۃ الفطر کی ادائیگی بظاہر ایک چھوٹا اور معمولی سا حکم نظر آتا ہے مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی نظر آتے ہیں حقیقت میں وہ بڑے اہم اور ضروری ہوتے ہیں۔ ان کا ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اظہار قربانی [illegible] کا باعث ہو سکتا ہے اس قسم کے اسلامی احکام میں سے جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک حکم صدقۃ الفطر ادا کرنے کا بھی ہے جو کہ تمام مسلمان مرد و زن اور بچوں پر خواہ کسی حیثیت کے ہوں فرض ہے۔ جو شخص [illegible] [illegible] ضروری ہے [illegible] [illegible] ادائیگی فرض ہے۔ اس کی مقدار [illegible] [illegible] [illegible] البتہ جو شخص [illegible] وقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے [illegible] صدقۃ الفطر [illegible] لیکن [illegible] جنس غلہ کے مروجہ نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر دی جاتی ہے۔ فطرانہ کی ادائیگی عید سے پہلے ہو جانی چاہیئے تاکہ بیوگان اور یتیموں کو اس رقم سے طعام اور لباس کیلئے سہولت ہو۔ ادا کی جا سکے یہ رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جا سکتی ہے مگر ایسی صورت میں فطرانہ کی کل جمع شدہ رقم کا ۳/۱ حصہ مقامی غرباء و مساکین میں تقسیم کیا جائے بقیہ ۳/۲ حصہ ہر صورت مرکز میں بھجوانا ضروری ہے لیکن جماعتیں جن میں صدقۃ الفطر [illegible] جماعتیں ایسی تمام رقوم مرکز میں بھجوائیں۔ یاد رہے کہ صدقۃ الفطر [illegible] [illegible] پنجاب، دہلی اور یوپی کے علاقوں میں گندم کی اوسط قیمت کے مطابق [illegible] [illegible]

عید فنڈ: [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اس فنڈ کو ایک [illegible] ہر دو رقوم عید فنڈ میں [illegible] ہے کہ عید فنڈ مرکزی چندہ ہے اسلئے اس کی کل رقم مرکز میں بھجوائی جائے۔

فدیۃ الصیام: [illegible] جب مجبوری کی وجہ سے روزہ رکھنے سے معذور ہوں تو ایسے افراد کیلئے ضروری ہے کہ وہ فدیہ ادا کریں۔ جیسے جتنا کھانا خود کھاتے ہوں کسی غریب آدمی کو کھلائیں یا اس معیار کے مطابق رقم مرکز [illegible] [illegible] باوجود [illegible] استطاعت یہ فدیہ ادا کرنا مستحب ہے۔ [illegible] جمع شدہ رقم [illegible] عید فنڈ جمع شدہ کل رقم نیز فدیۃ الصیام کی [illegible] جو کوئی وصولی ہوئی ہو تو وہ [illegible] رقم مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے جملہ احباب جماعت کو رمضان المبارک کی برکات سے نوازے اور ان کے رزق اور مال میں خیر و برکت عطا فرمائے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

مدرسہ احمدیہ میں داخلہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی تبلیغی تعلیمی و تربیتی ضروریات کے لئے قادیان میں مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا۔ یہ بابرکت درسگاہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو قابل قدر اور عظیم الشان خدمات سرانجام دے رہی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر مبلغین کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے جسے پورا کرنے کیلئے جملہ احباب جماعتہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو خدمت دین کی غرض سے مدرسہ احمدیہ قادیان میں دینی تعلیم کے حصول کے لیے داخل کروائیں۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ کے ضمن میں مندرجہ ذیل امور خاص طور پر قابل توجہ ہیں :-

- ۱ ـــ امیدوار میٹرک یا کم از کم مڈل پاس ہو۔
- ۲ ـــ امیدوار اردو بخوبی پڑھ لکھ سکتا ہو۔
- ۳ ـــ امیدوار قرآن مجید ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔

صدر انجمن احمدیہ نے مدرسہ احمدیہ میں پڑھنے والے طلباء کے لئے کچھ وظائف بجٹ میں رکھے ہیں۔ جو امیدواروں کی تعلیمی، دینی، اخلاقی اور اقتصادی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے۔

مدرسہ احمدیہ کی پڑھائی انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۴ تبوک ۱۳۶۲ ہش (۲۴ ستمبر ۱۹۸۳ء) سے شروع ہو جائے گی۔

خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے امیدوار نظارت ہذا سے داخلہ فارم طلب فرمائیں اور بجلد حاصل کر کے اور بجریہ داخلہ فارم پُر کر کے ماہ ظہور ۱۳۶۲ ہش (اگست ۱۹۸۳ء) کے آخری ہفتہ تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں تاکہ داخلہ کی منظوری کے متعلق امیدوار کو بروقت اطلاع بھجوائی جا سکے اور پھر وہ امیدوار مدرسہ احمدیہ قادیان میں بروقت حاضر ہو کر پڑھائی شروع کر سکے۔

ناظر التعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

تیسری آل مہاراشٹرا احمدیہ مسلم کانفرنس

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی منظوری سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ "تیسری آل مہاراشٹرا احمدیہ مسلم کانفرنس" مورخہ ۸ و ۹ ماہ اخاء / اکتوبر ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء بروز ہفتہ، اتوار بمبئی میں منعقد ہو گی۔ اس کانفرنس کے انتظامات کے لئے جماعت احمدیہ بمبئی نے مکرم سید شہاب احمد صاحب کو صدر مجلس استقبالیہ مقرر کیا ہے جماعت احمدیہ بمبئی احباب کو اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دیتی ہے۔ نیز دعا کی درخواست کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو تبلیغی نقطہ نظر سے کامیاب و نتیجہ خیز بنائے۔ آمین۔

المعلن ـ محمد حمید کوثر انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی مہاراشٹر

AHMADIYYA MUSLIM MISSION 17-Y.M.C.A.-ROAD

BOMBAY 400[illegible]

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چوتھا سالانہ اجتماع

۱۔ انصار بھائیوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چوتھا دو روزہ سالانہ اجتماع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مورخہ ۱۲ ، ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز بدھ و جمعرات منعقد ہوگا۔ تمام مجالس انصار اللہ سے اس روحانی و علمی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری کریں اور کوشش کریں کہ ہر مجلس سے کم از کم دو نمائندگان ضرور شامل ہوں۔

۲۔ اجتماع کا چندہ ابھی سے تمام انصار بھائیوں سے وصول کر کے جملہ زعماء کرام ارسال فرمادیں۔

دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

ولادت

برادرم مکرم محمد یوسف صاحب لون رشی نگر کے ہاں تین بیٹیوں کے بعد بیٹا پیدا ہوا ہے احباب جماعت سے نومولود کی صحت و تندرستی اور درازیٔ عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار عبدالسلام صاحب لون صدر جماعت احمدیہ رشی نگر (کشمیر)

پروگرام دورہ مکرم محمد اکرم صاحب انسپکٹر وقف جدید

برائے یوپی و مہاراشٹر(؟) [illegible]

مکرم محمد اکرم صاحب انسپکٹر وقف جدید مورخہ ۱/۹/۸۳ سے وصولی چندہ وقف جدید کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل جماعتوں کا دورہ کریں گے۔ مبلغین، معلمین کرام و عہدیداران جماعت سے تعاون کی درخواست ہے

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	..	-	۱/۹/۸۳	رانچی	۲۳/۹/۸۳	۱	۲۴/۹/۸۳
دہلی	۲/۹/۸۳	۲	۴/۹/۸۳	[illegible]	۲۴/۹/۸۳	۱	۲۵/۹/۸۳
امروہہ	۵/۹/۸۳	۱	۶/۹/۸۳	کرنج	۲۵/۹/۸۳	۱	۲۶/۹/۸۳
بریلی	۶/۹/۸۳	۱	۷/۹/۸۳	سانرھن	۲۷/۹/۸۳	۱	۲۸/۹/۸۳
شاہجہانپور کٹیا	۷/۹/۸۳	۳	۱۰/۹/۸۳	صالح نگر	۲۸/۹/۸۳	۱	۲۹/۹/۸۳
لکھنؤ	۱۰/۹/۸۳	۱	۱۱/۹/۸۳	بجے پور	۲۹/۹/۸۳	۲	۱/۱۰/۸۳
فیض آباد	۱۱/۹/۸۳	۱	۱۲/۹/۸۳	اودے پور	۳۱/۹/۸۳	۱	۱/۱۰/۸۳
بنارس	۱۲/۹/۸۳	۲	۱۴/۹/۸۳	آگرہ	۲/۱۰/۸۳	۱	۳/۱۰/۸۳
گونڈا	۱۴/۹/۸۳	۱	۱۵/۹/۸۳	مین پوری	۳/۱۰/۸۳	۱	۴/۱۰/۸۳
کانپور	۱۵/۹/۸۳	۱	۱۶/۹/۸۳	[illegible]	۵/۱۰/۸۳	۱	۶/۱۰/۸۳
فتح پور	۱۶/۹/۸۳	۱	۱۷/۹/۸۳	علی گڑھ	۶/۱۰/۸۳	۲	۸/۱۰/۸۳
بہوہ	۱۷/۹/۸۳	۱	۱۸/۹/۸۳	دہلی	۸/۱۰/۸۳	۲	۱۰/۱۰/۸۳
دھن سنگھ پور سیمور	۱۸/۹/۸۳	۱	۱۹/۹/۸۳	میرٹھ	۱۰/۱۰/۸۳	۱	۱۱/۱۰/۸۳
[illegible]	۱۹/۹/۸۳	۲	۲۱/۹/۸۳	[illegible]	۱۱/۱۰/۸۳	۲	۱۳/۱۰/۸۳
مودھا	۲۱/۹/۸۳	۱	۲۲/۹/۸۳	قادیان	۱۳/۱۰/۸۳	-	-
مسکرا	۲۲/۹/۸۳	۱	۲۳/۹/۸۳				

درخواستہائے دعا

٭ عزیزم میزان الحق بنگالی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان اپنی ہمشیرہ [illegible] اور مکرم صالح احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ کی امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے۔ ٭ مکرم [illegible] صاحب [illegible] اپنے بچوں کی امتحانات میں نمایاں کامیابی، والدین کی صحت و سلامتی اور اولاد کو سلسلہ کی خدمت کی توفیق اور مشکلات کے ازالہ کے لئے۔ ٭ مکرم میاں عبدالرحمن صاحب [illegible] کی اہلیہ محترمہ [illegible] صاحبہ جو مکرم [illegible] خان صاحب مقیم فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) [illegible] کی [illegible] آپریشن کے ذریعہ ایک گردہ اور پتھری نکالی گئی ہے [illegible] کی صحت و شفایابی کے لئے۔ ٭ مکرم [illegible] صاحب [illegible] موصوف کی کامل صحت و شفایابی اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے۔ ٭ مکرم [illegible] صاحب زعیم مجلس انصار اللہ [illegible] دوسری شادی کرنے کے باوجود ایک عرصہ سے اولاد کی نعمت سے محروم ہیں موصوف کے ہاں نیک و صالح و خادم دین اولاد تولد ہونے کے لئے۔ ٭ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ مقیم [illegible] کافی عرصہ سے السر کی تکلیف سے دو چار ہیں موصوف کی کامل صحت و شفایابی اور دینی و مقبول خدمت سلسلہ کی توفیق پانے کے لئے۔ ٭ محترمہ کبریٰ بیگم صاحبہ حیدرآباد اپنے بیٹے عزیز محمد عبداللہ سلمہ کی انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں سیکنڈ ڈویژن کے ساتھ کامیابی کی خوشی میں پانچ روپے اعانت بدر میں ارسال کر کے اس کامیابی کے ہر جہت سے بابرکت ہونے اور عزیز کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔

٭ مکرم [illegible] صاحب [illegible] (ضلع ملکانم) کا تیسرا بیٹا عزیز منظور احمد سلمہ [illegible] کے امتحان میں فرسٹ ڈویژن سے کامیاب ہوا ہے۔ الحمد للہ عزیز کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

بدر کی توسیع اشاعت ہر احمدی کا فرض ہے۔

"افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ"
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ - ۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6. LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

"الخیر کلہ فی القرآن"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE 23-9302
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں۔"
(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب :- تپسیا ربر ورکس
۲۴ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں
جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"
(فتح اسلام از تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)
ایرانی ہوٹل
نمبر ۵-۲-۱۸
گھانس منڈی
حیدرآباد - ۵۰۰۲۵۲

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ - کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

"AUTOCENTRE" :- تار کا پتہ
23-5222
23-1652
ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز
۱۶ - مینگو لین - کلکتہ ۷۰۰۰۰۱
ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
HM برائے :- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM
SKF بال اور رولر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS,
16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

رحیم کاٹیج انڈسٹری
ریگزین - فوم - چمڑے - جینز اور ویلویٹ سے تیار کردہ
بہترین - معیاری اور پائیدار
سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ -
ایر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس - منی پرس - پاسپورٹ کور
اور بیلٹ وغیرہ کے
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز -

RAHIM
COTTAGE INDUSTRIES.
17-A, RASOOL BUILDING
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA,
BOMBAY - 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب: احمدیہ مسلم مشن ۔ ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۱۷ ۔ ۷۰۰۰۱۷ ۔ فون نمبر ۔ ۴۴۷۱۷

ارشادِ نبوی ؐ

لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ (ابوداؤد)

ترجمہ: مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور نہ ہی اُن کے عیبوں کی تلاش کرو!

محتاجِ دعا: یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: ۔ "سب سے بہتر کلام اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) ہے۔" (مسند احمد بن حنبل)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام: ۔ "جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائیگا۔" (کشتی نوح)

پیشکش: ۔ محمد امان اختر ۔ نیاز سلطانہ پارٹنرز

۳۲ ۔ سیکنڈ مین روڈ
سی ۔ آئی ۔ ٹی ۔ کالونی
مدراس ۔ ۶۰۰۰۰۴

ملاپ فوٹو

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہوکر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر ۔
- عالم ہوکر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خودنمائی سے اُن کی تذلیل ۔
- امیر ہوکر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر ۔

(از کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO. 6. ALBERT VICTOR ROAD, FORT,
GRAM:- MOOSA RAZA
PHONE:- 605556
BANGALORE - 2.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
یاری پورہ (کشمیر)

کوثر الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو ۔ ٹی ۔ وی ۔ اُوشا کے پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس ۔

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۲ ٹیلیگرام سٹاربون

سٹار بون ملز اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز: ۔ کرشڈ بون ۔ بون میل ۔ بون سینیوز ۔ ہارن ہونس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۲۲۰/۲/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

حیدرآباد دکن

فون نمبر: ۔ ۴۲۳۰۱

لیاقت موٹر گاڑیوں

کی احسان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۴۸۷ ۔ ۱ ۔ ۱۶ سعید آباد ۔ حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NR®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں: ۔

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!